مسیح کی صلیب

The Cross of Christ

”خدا نہ کرے کہ میں کسی چیز پر فخر کروں سوا اپنے خداوند یسوع مسیح کی صلیب کے۔۔۔“ (گلتیوں14:6)۔

”چنانچہ میں نے سب سے پہلے تم کو وہی بات پہنچا دی جو مجھے پہنچی تھی کہ مسیح کتابِ مقدس کے مطابق ہمارے گناہوں کی خاطر ہوا۔۔“ (ا۔کرنتھیوں3:51)۔

”کیونکہ میں نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ تمہارے درمیان یسوع مسیح بلکہ مسیح مصلوب کے سوا اور کچھ نہ جانوں گا۔“ (ا۔کرنتھیوں2:2)

آپ یقین کیجئے کہ پولُس رسول نے بالکل سچ کہا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس ساری بات کا اِنحصار مسیح کی صلیب پر ہے یعنی مسیح کی صلیبی موت گناہ کا کفارہ ہے اور پوری بائبل مقدس کی مرکزی سچائی یہی ہے۔ اس سچائی کا آغاز پیدائش کی کتاب سے ہوتا ہے۔عورت کی نسل سے آنے والا سانپ کے سر کو کچلے گا یہ مسیح مصلوب کے بارے میں ہی نبوت تھی۔ یہ سچائی یہودیوں کی تاریخ اور موسیٰ کی شریعت میں چاہے پردے کے پیچھے رہی مگر پھر بھی روشن اور نمایاں تھی۔روز کی قربانی، فسح کا برّہ، خیمہ اجتماع اور پھر ہیکل میں قربانیاں اور خون کا بہایا جانا سب مسیحِ مصلوب کی علامت تھیں۔ یہی سچائی ہم مکاشفہ کی کتاب میں بھی دیکھتے ہیں۔ ”اور میں نے اس تخت اور چاروں جانداروں اور ان بزرگوں کے بیچ میں گویا ذبح کیا ہوا ایک برّہ کھڑا دیکھا۔۔۔“ (مُکاشفہ 6:5)

حتیٰ کہ آسمانی جلال میں بھی ہم مسیح مصلوب کو دیکھتے ہیں۔ پولُس رسول کا فخر صرف مسیح کی صلیب ہے۔اس کی مانند بننے کی جانفشانی کریں، اور مسیح مصلوب کو اپنی آنکھوں کے سامنے ہمیشہ رکھیں۔ کیونکہ ہمارے لیے یہ سب سے بہترین کام ہوگا کہ ہم مسیح کی صلیب پر اپنے لیے جگہ بنانے کی مسلسل کوشش کرتے رہیں۔ عہدِ جدید میں مصلوبیت کا ذکر چار مرتبہ آنا کوئی معمولی بات نہیں۔ اِنجیلِ مقدس کے چاروں مصنفین نے بہت کم یکساں چیزیں بیان کی ہیں۔عام انداز میں غور کریں تو متی، مرقس اور لوقا اگر ہمارے خداوند کے بارے میں کسی ایک بات کا بیان کرتے تو یوحنا دوسری بات کا بیان کرتا ہے۔مگر ایک چیز ہے جو چاروں نے پورے طور پر بیان کی ہے اور وہ ہے مسیح کی مصلوبیت، اس کا صلیبی سفر۔ اس لیے یہ بہت ہی

حیران کن ہے اور اسے نظر انداز ہرگز نہیں کیا جا سکتا۔ مسیح کی صلیب میں مجھے حکمت اور قدرت، امید اور سلامتی، خوشی اور شادمانی، راحت اور تسلی نظر آتی ہے۔ جتنا زیادہ میں صلیب کو اپنا مرکزِ نگاہ رکھتا ہوں اُتنا ہی زیادہ اس کی وسعت کو سمجھتا جاتا ہوں۔ جتنی دیر میں صلیب پر رہتا ہوں اتنا ہی زیادہ مطمئن رہتا ہوں کہ مجھے پوری دنیا کی نسبت صلیب کے دامن میں سب سے زیادہ سیکھنے کو ملے گا۔

باپ کی محبت

کیا میں خدا باپ کی اس گناہ گار دنیا کے لیے محبت کی لمبائی چوڑائی کو جان سکتا ہوں؟ وہ مجھے سب سے زیادہ دکھائی دے گی؟ کیا میں اس کے پُرجلال سورج کو دیکھوں جو نیکوں بدوں اور ناشکر گزاروں پر ہر روز چمکتا ہے؟ کیا اس کی محبت کے لیے میں بیج بونے اور کٹائی کے وقت کو دیکھوں جو ہر سال آتا ہے؟ کیا اس کی محبت کو دیکھنے کے لئے اونچے پہاڑوں، بہتے دریاؤں، وادیوں، گھاٹیوں، میدانوں اور وسیع صحراؤں کو دیکھوں؟ کیا میں کہیں اور دیکھوں؟ اوہ! نہیں! میں محبت کا سب سے زیادہ موثر ثبوت کہیں اور دیکھ سکتا ہوں۔ اور وہ ثبوت ہے مسیح کی صلیب! اس میں میں باپ کی محبت کا سبب نہیں بلکہ اس کا اثر دیکھتا ہوں۔ وہاں پر خدا مجھے اس بری دنیا سے محبت کرتا دکھائی دیا۔ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا کہ دکھ اٹھائے اور مارا جائے اور جو اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔ (یوحنا 16:3)

خدا کی محبت ہمارے لیے کس قدر ہے کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا ہمارے لیے دے دیا۔ آہ! میرے عزیزو، میں بعض اوقات یہ سوچتا ہوں کہ خدا باپ اس قدر بلند اور پاک ہے کہ وہ ہمارے جیسی خراب اور شریر مخلوق کا کیوں خیال رکھے گا مگر میں اس سوچ میں صحیح نہیں ہوں اور میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا کیونکہ میرے سامنے مسیح کی صلیب آجاتی ہے۔

گناہ کی آلودگی

کیا میں یہ جان سکتا ہوں کہ خدا کی نظر میں گناہ کتنا بھیانک اور آلودہ اور برا ہے؟ میں اس کی سب سے بری حالت کہاں دیکھ سکتا ہوں۔ کیا میں طوفان کی تاریخ کو جانچوں کہ گناہ نے دنیا کو کیسے ڈبو دیا؟ کیا میں بحیرہ مردار کے کنارے جا کر دیکھوں کہ گناہ سدوم اور عمورہ پر کیا تباہی لایا؟ نہیں! اس سے بڑھ کر ایک ثبوت مجھے مل سکتا ہے۔ اور وہ ثبوت ہے مسیح کی صلیب، وہاں میں دیکھتا ہوں گناہ کی تیرگی اور لعنت اور ہولناکی جسے صرف خدا کے اکلوتے بیٹے کا خون ہی دھو سکتا تھا۔ وہاں مجھے گناہ کی وہ تباہی نظر آتی ہے جس نے مجھے میرے قدوس خالق سے اس قدر دور کر دیا تھا کہ آسمان کے تمام فرشتے مل کر بھی اس جدائی

کو ختم نہیں کر سکتے تھے۔ اس جدائی کو ختم کرنے کے لیے مسیح کو مرنا ضرور تھا۔ افسوس صد افسوس! جب میں گھمنڈی لوگوں کی تکبر بھری باتوں کو سنتا ہوں تو سوچتا ہوں کہ شاید گناہ کوئی معمولی سی بات ہو اور یہ اتنا بھیانک نہ ہو۔ مگر میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا کہ گناہ کوئی معمولی چیز ہے کیونکہ پھر مجھے مسیح کی صلیب نظر آتی ہے۔

نجات کی وسعت

کیا میں کبھی جان سکتا ہوں کہ خدا نے جو نجات گناہ گار انسان کے لیے مہیا کی ہے اس کی معموری اور وسعت کیا ہے؟ میں اس کو پورے طور پر کہاں دیکھ سکتا ہوں؟ کیا میں بائبل مقدس میں خدا کے رحم کے عام اعلانات کو دیکھوں؟ کیا میں اس سادہ سچائی پر تکیہ کر کے بیٹھ جاؤں کہ خدا محبت ہے؟ ہرگز نہیں! میں مسیح کی صلیب کو دیکھوں گا! مجھے اس سے بڑھ کر کوئی ثبوت مل سکتا۔ مجھے اس سے بڑھ کر کوئی مرہم نہیں ملا جو مردہ ضمیر کو تازگی دے، مردہ دلوں میں جان ڈال دے، سو مسیح کی اس نگاہِ کرم کے جو اس نے ملعون لکڑی پر سے ہم پر ڈال دے۔ وہاں پر سے میں دیکھتا ہوں کہ میرے تمام قرض ادا کر دیئے گئے ہیں۔ وہاں پر شریعت وہ تمام لعنت جو مجھ پر وارد ہوتی تھی۔ اس پر لاد دی گئی جو میری جگہ سزا برداشت کر رہا تھا۔ شریعت کے تمام تقاضے پورے کر دیئے گئے۔ میری غلامی کی تمام قیمت چکا دی گئی۔ اب دوبارہ اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ آہ! بعض اوقات میں سوچتا ہوں کہ میں اتنا برا ہوں کہ مجھے معافی بھی نہیں مل سکتی۔ ہم میں سے بے شمار افراد ایسا سوچتے ہیں اور بعض اوقات دل بھی یہ سرگوشی کرتا ہے کہ تم اتنے برے ہو کہ تم نجات نہیں پا سکتے۔ لیکن ہم یہ ایمان رکھیں کہ یہ صرف ہماری کم اعتقادی کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ ہمارے تمام ایسے شکوک وشبہات کا جواب گُلگتہ کی پہاڑی پر بہایا گیا خون ہے۔ جب میں صلیب پر نگاہ کرتا ہوں تو سب سے برے فرد کے لیے بھی مجھے آسمان پر جانے کا راہ نظر آتا ہے۔

پاکیزہ زندگی کے لیے تحریک

کیا مجھے پاک انسان بننے کے لیے مضبوط دلیل ملے گی؟ اس کے لیے میں کدھر کا رخ کروں؟ کیا میں صرف دس احکام سنتا رہوں؟ کیا میں صرف فضل کے باعث ہونے والے واقعات کو بائبل مقدس میں سے پڑھتا رہوں؟ کیا میں صرف آسمانی انعامات اور جہنم کی سزاؤں پر غور کرتا رہوں؟

کیا ان سے مضبوط محرک بھی موجود ہے کوئی؟ جی ہیں! مجھے مسیح کی صلیب کو دیکھنا ہوگا۔ وہاں مجھے مسیح کی محبت نظر آتی ہے جو مجھے مسیح سے محبت کرنے کے لیے مجبور کرتی ہے۔ وہاں مجھے نظر آتا ہے کہ میں اب قیمت سے خریدا گیا

ہوں اور اپنا نہیں رہا۔ میں مسیح کے احسانات کے نیچے دبا ہوا ہوں اس لیے اپنی زندگی، بدن اور روح سے اس کا جلال ظاہر کروں، کیونکہ یہ اب اس کے ہو چکے ہیں۔ وہاں مجھے نظر آتا ہے کہ یسوع نے اپنا آپ میرے لیے دے دیا نہ صرف مجھے برائی سے چھڑانے کے لیے بلکہ مجھے پاک صاف کرنے، اپنے خاص لوگوں میں سے ایک بنانے کے لیے الگ کرلیا جو نیک کام کرنے میں سرگرم اور غیرت مند ہوں۔ اس نے میرے گناہ اپنے اوپر لے کر صلیب پر انہیں کھینچ دیا تا کہ میں گناہ کی طرف سے مر کر راستبازی کے لیے زندہ رہوں۔ اس لیے میرے عزیزو! ہمیں پاک کرنے کے لیے مسیح کی صلیب سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں۔ اس کی وجہ دنیا ہمارے لیے مصلوب ہوگئی اور ہم دنیا کے لیے۔ ہم گناہ سے محبت کیسے کر سکتے ہیں جب ہم جانتے ہیں کہ ہمارے گناہ کی وجہ سے ہم سے محبت کرنے والا اور ہمارا پیارا مسیح خداوند مارا گیا؟ اس لیے مسیح مصلوب کے حقیقی پیروکاروں سے زیادہ پاک کون ہوسکتا ہے۔ کیونکہ خداوند کی پاکیزگی ان کی ناپاکی کی جگہ لے لیتی ہے اور وہ پاک ہوتے چلے جاتے ہیں۔

آسودگی کی وجہ

کیا میں سیکھ سکتا ہوں کہ زندگی کی فکروں اور پریشانیوں کے باوجود میں ہر حال میں خوش اور آسودہ رہوں؟ کس اسکول جا کر سیکھوں؟ میں ایسی ذہنی کیفیت تک آسانی سے کیسے پہنچوں؟ کیا اس کے لیے خدا کی عظمت، خدا کی حکمت، خدا کی پروردگاری، مطلق العنانی اور خدا کی محبت کو دیکھوں؟ یہ سب کچھ اچھا ہے۔ مگر میرے پاس ایک بہتر سبب ہے۔ میں مسیح کی صلیب کو دیکھوں گا۔

جب خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے ہی کو نہ چھوڑا اور اسے مرنے کے لیے دے دیا تو اس کے ساتھ وہ مجھے ضرورت کے مطابق سب کچھ کیوں نہ دے گا۔ وہ میری جان کے دکھ کو برداشت نہ کر سکا تو اچھی چیزیں کیوں نہ دے گا۔ جب اس نے میرے لیے اتنے بڑے بڑے کام کر دیے ہیں تو چھوٹے کام ضرور ہی کرے گا۔ وہ جس نے اپنا خون دے کر میرے لیے آسمان میں ایک گھر تیار کیا ہے وہ زمین پر میرے اس سفر کے دوران بلاشک وشبہ ضرورت کی ہر اچھی چیز مہیا کرے گا۔

آہ! میرے عزیزو دنیا میں کوئی ایسا اسکول یا ادارہ نہیں ہے جو ہمیں آسودگی سکھا سکے اس کے لیے صرف صلیب کے دامن میں جانا ہوگا۔ وہاں ہمیں آسودگی کا منبع اور پیکر ملے گا جو ہماری تمام تشنگی کو لے کر اپنی آسودگی ہمیں دے گا۔

اور اب میرے عزیزو، کیا آپ حیران ہوئے جب میں نے کہا کہ تمام مسیحیوں کو صلیب پر فخر کرنا چاہیے؟ لیکن کیا آپ اس پر حیران نہیں ہوں گے کہ کوئی صلیب کے اس

پیغام کو سنے اور پھر بھی ٹس سے مَس نہ ہو؟ آپ پھر سے اس پیغام کو پڑھیے اور ایسے لوگوں کے بارے میں سوچئے جو اس پیغام کو سن کر بالکل بھی زندگی میں کوئی تبدیلی نہیں لاتے اور اپنی زندگی خداوند کے قدموں میں نچھاور کرنے کے بجائے اپنی راہوں پر چلتے رہتے ہیں۔

خُدا کو اپنا مالک تسلیم کریں: کسی نہ کسی وقت آپ یہ محسوس کریں گے کہ خُدا تعالیٰ سب سے برتر و اعلیٰ ہے اور پھر آپ حالات کو قبول کرتے ہوئے سچائی کو مانیں گے اور حالات کی نسبت خدا کی طرف سے دیے گئے حقوق پر ایمان رکھتے ہوئے خدا کو عزت دینگے۔ اگر خدا کے منصوبے میں شامل ہو کہ آپ کسی تکلیف دہ تجربہ سے گزریں تو پھر یہ بھی یاد رکھئے کہ اس نے آپ کی ترقی اور خوشحالی کا وعدہ بھی کر رکھا ہے تا کہ آپ اِس مشکل سے بہ آسانی گزر سکیں۔ کیونکہ خُدا سب سے عظیم اور برتر ہے اس لئے وہ ہم میں سے کسی کی بھی مشکل میں بآسانی اپنے منصوبے کو پورا کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ کیا آپ ابھی ابھی اس بات سے متفق نہیں اور اپنی مٹھیاں بھینچے شک میں مبتلا ہیں؟ لیکن کیا آپ ایمان رکھ سکتے ہیں کہ خُدا آپ کے مسائل سے بڑا ہے اور آپ کو مشکلات سے نکال کر بھلائی پیدا کر سکتا اور اپنا جلال ظاہر کر سکتا ہے؟

کلامِ خدا میں تلاش کرو

Search The Scriptures

”آہ! میں تیری شریعت سے کیسی محبت رکھتا ہوں۔ مجھے دن بھر اسی کا دھیان رہتا ہے۔“ (زبور 97:119)۔

”تم کتابِ مقدس میں ڈھونڈتے ہو۔۔ اور یہ وہ ہے جو میری گواہی دیتی ہے۔“ (یوحنا 39:5)

”۔۔۔سنے ہوئے کلام نے ان کو اس لیے کچھ فائدہ نہ دیا کہ سننے والوں کے دلوں میں ایمان کے ساتھ نہ بیٹھا۔“ (عبرانیوں 2:4)

انسان ہر اس کلام سے جیتا رہتا ہے جو خدا کے منہ سے نکلتا ہے۔ اس لیے خدا کے کلام کو درستگی سے استعمال کرنے کے لیے پورے دل سے جانفشانی کرو۔ اس نکتے کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل نکات پر غور کیجئے :

ا۔ خدا کے کلام کو دل سے سمجھ کر پڑھیے۔ ذہن سے ہم جانتے اور سمجھتے ہیں مگر دل سے ہم خواہش کرتے اور محبت رکھتے ہوئے مضبوطی سے اس پر قائم رہتے ہیں۔ اس لئے اپنی سمجھ کو اپنے دل کے تابع کر دیجئے۔ اپنی جسمانی اور

نفسانی فطرت کو پسِ پشت ڈالیے کیونکہ یہ روحانی چیزوں کو قبول نہیں کرسکتی۔ اپنی دنیاوی سوچ کا انکار کیجئے اور حلیمی اور عاجزی سے خدا کے روح کا انتظار کیجئے۔ کلامِ خدا کی بلاناغہ تلاوت پر خاموشی سے منتظر رہیے۔ اپنے آپ سے کہیے، ''یہ کلام میں اپنے دل میں قبول کرتا ہوں تاکہ اس سے محبت کروں اور اس کے مطابق زندگی بسر کروں۔''

۲۔ کلامِ خدا کو پڑھتے وقت خدا سے رفاقت رکھیں۔ خدا کے کلام کی قدرت کا زیادہ دارومدار ہماری دلی قائلیت پر ہوتا ہے۔ پہلے اپنے آپ کو خدا کی قربت اور محبت کی رفاقت میں تیار کیجئے۔ پھر جب کلام پڑھیں تو اس یقین سے پڑھیں کہ زندہ خدا میرے ساتھ کلام کررہا ہے۔ ازلی وابدی زندہ خدا کی آواز کو سنتے ہوئے اپنے دل کی آوازوں کو خاموش رکھیں۔ تب کلامِ خدا یقیناً آپ کے لیے ایک زبردست برکت بن جائے گا۔

۳۔ کلامِ خدا کو پڑھتے ہوئے یقین رکھیے کہ روحِ خدا اس میں رہتا اور ایمان رکھنے والوں کی زندگی میں کام کرتا ہے۔ کلام بیج کی مانند ہے۔ اور بیج میں زندگی ہوتی ہے اس لیے وہ بڑھتا اور پھر پھل لاتا ہے۔ اسی طرح کلام میں زندگی ہے اور یہ بڑھتا اور پھل لاتا ہے۔ اگرچہ آپ اس کو پورے طور پر نہ بھی سمجھ سکیں اور نہ ہی اس کی قدرت محسوس کرپائیں تو بھی کلام کو اپنے دل میں ضرور رکھیے۔ اس پر غور کرتے رہیں، اس پر دھیان دیں تو یہ خود بخود آپ کی زندگی میں کام کرے گا اور پھل لائے گا کیونکہ خدا کا روح آپ کے ساتھ رہے گا۔

۴۔ کلامِ خدا کو پڑھتے ہوئے یہ ذہن میں رکھیے کہ محض سننے والے نہ بنو بلکہ کلام پر عمل کرنے والے بنو۔ یہ سوال ہمیشہ ذہن میں رکھیے کہ: اس کلام میں خدا مجھے کیا کہہ رہا ہے؟ اگر جواب یہ ہے کہ اس پر ایمان رکھیں اور اس پر عمل کریں تو آپ ایمان رکھتے ہوئے اس پر فوری عمل کرنے کی کوشش کریں چاہے کوئی حکم ہو۔ کیونکہ کلامِ خدا پر عمل کرنے کی برکات بے تحاشہ ہیں۔ اس لیے کلام کو محض سننے والے نہ بنو بلکہ کلام پر عمل کرنے والے بنو۔

۵۔ کلامِ خدا کو زیادہ سے زیادہ وقت دیجئے۔ یعنی زیادہ کلام ہر روز پڑھیے ہم اگر غور کریں تو دنیا میں کوئی چیز بھی وقت دیئے بغیر حاصل نہیں کی جاسکتی۔ اس لیے کلام کو وقت دیجئے تاکہ وہ آپ کے دل میں اتر جائے۔ وفاداری سے اس کو وقت دیجئے۔ روز بروز، ماہ با ماہ، سال بہ سال اس کو وقت دیجئے اور وفادار رہیے تو پھر آپ کلام خدا پر عمل کرنے کے عادی ہونے لگیں گے اور کلام آپ کی زندگی کے وسیلے کام کرنے لگے گا۔ حوصلہ رکھیے، اس کو وقت دیجئے اور تھامے رکھیے تو کلام خود آپ پر واضح ہونے لگے گا۔ داؤد دن رات خدا کے کلام پر دھیان دیتا تھا تاکہ اس کو سمجھ سکے۔

۶۔ کلامِ خدا کو پڑھنے کے لیے صحائف میں خوب چھان بین کریں۔ بائبل مقدس کی بہترین وضاحت بائبل مقدس میں ہے تین سے چار حوالہ جات جو ایک ہی نقطے پر بیان کر رہے ہوں ان کو برابر رکھ کر پڑھیں اور دیکھئے کہ وہ کہاں آپس میں میل کھاتے ہیں اور کہاں نہیں کھاتے۔ کہاں ایک جیسی بات کرتے ہیں اور کہاں نہیں کر رہے۔ کلامِ خدا کو ایک موضوع کو خود سے واضح کرنے دیجئے۔ یہ بہت آسان اور محفوظ وضاحت ہوگی۔ کلامِ خدا کو تحریر کرنے والے انسانوں نے بھی یہی طریقہ اپنایا ''اور پھر'' (یوحنا37:19) اس بات کی شکایت مت کیجئے گا کہ اس میں بہت سا وقت اور توانائی خرچ ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ مشکل بڑی قدر و قیمت والی ہے۔ اس کا انعام بہت بڑا ہے۔ زمین پر ہر کام کے لیے محنت کرنی پڑتی ہے۔ آسمان پر جانے کے لیے تکالیف سہنی پڑتی ہیں مقدس صحائف میں تلاش کیجئے، اس کا انعام ضرور ملے گا۔

نوجوان مسیحیوں، میری آخری بات آپ کے لیے یہاں یہ ہے کہ: آپ کی ترقی، قوت اور زندگی کا دارو مدار خدا کے کلام سے آپ کی وفاداری پر منحصر ہے۔ اس سے محبت کیجئے، شہد سے میٹھا ہے سونے اور چاندی کے ہزاروں سِکّوں سے بہتر ہے۔ کلام ہی خدا باپ کا دل آپ پر ظاہر کرتا ہے۔ کلامِ خدا ہی کے وسیلہ پاک روح آپ میں آئے گا، آپ کے دل کو نیا کرے گا، ذہن اور ارادوں کو خدا کی مرضی میں ڈھال دے گا۔ اس لیے کلامِ خدا کو اپنی محنت مشقت کا حصہ بنالیں۔ زمین پر اس کو پڑھنے اور سمجھنے سے بڑھ کر کوئی کام نہیں۔ خدا کرے کہ خدا اپنا کلام آپ پر اتارے اور اپنے کلام کو آپ کی زندگی میں پورا کرے۔

''خداوند آسمانی باپ، اپنے کلام کے وسیلہ ہم سے کلام کرتا کہ دنیا ہمارے وسیلہ تیرے دل، ارادہ، اور محبت کو جان سکے۔ ہمارے گناہوں کو معاف کر کے ہم نے تیرا کلام پر عمل نہیں کیا۔ اور اے خداوند اپنی نئی زندگی دینے والی روح کو میرے دل میں بسا تا کہ میں تیرے کلام پر عمل کرسکوں۔ آمین

خُدا نے ہمیں واضح حکم دے رکھا ہے کہ ہم ایکدوسرے سے محبت رکھیں حتیٰ کہ اپنے دُشمنوں سے بھی پیار کریں (متی5:38-48) آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ تو بالکل ناممکن ہے ایسا نہیں ہوسکتا۔۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن یہ اس وقت ہی ناممکن ہے جب ہم خدا کو اس معاملے میں شریک نہیں کریں گے اور اگر آپ خُدا کے ساتھ ایک خالص رشتے میں مسیح پر ایمان کے وسیلے بندھ جائیں تو رُوح القدس آپ کے دل میں بسیرا کرتا ہے اور تمام محبت کو آپ کے دِل میں انڈیلتا ہے (یوحنا4:7-8) یعنی اِس صورت میں آپ کلی طور پر خُدا کی تابعداری کرتے ہیں اور اپنے دل کی تلخی کو دِل سے نکال باہر پھینکتے ہیں کیونکہ خُدا آپ کے دِل میں اپنی مُحبت معجزانہ طور پر بھرتا چلا جائے گا۔

خدا کا کلام ۔نُور،قوت اور زندگی

God's Word - Light, Life and Power

کلامِ خدا کو ہم جب بھی کھولیں تو بہت عزت اور احترام اور شکرگزاری کے احساس کے ساتھ کھولیں اور پڑھیں۔ جیسے کسی نے کیا خوب کہا ہے۔صحائف میں ہم زندہ خدا کی آواز کو سنتے ہیں اور آسمان زمین سے باتیں کرتا ہے۔

خدا کے دل کی خواہش اور مقاصد کو اس کی زبان اور الفاظ میں ہمارے لیے ظاہر کیا گیا ہے اور اس سے زیادہ قیمتی کیا ہوسکتا ہے؟ خدا کی آواز کو سننا صرف شعوری یا لاشعوری اعتبار سے ہی درست نہیں ہے، بلکہ ہمارا ضمیر، ہماری خواہشات، ہمارے رجحانات اور مرضی اور ارادوں بلکہ ہماری پوری اندرونی شخصیت کو خدا کے کلام سے نور اور قوت حاصل ہوتی ہے۔

کیا ہماری کمزور اور سست روحانی زندگی کا اصل سبب کہیں بائبل مقدس کا کم سے کم سے مطالعہ تو نہیں؟ کیونکہ یہی بائبل مقدس ہماری تعلیم ،الزام،اصلاح اور راستبازی میں تربیت کے لیے فائدہ مند ہے۔اس لیے آیئے ہم حقیقی شاگرد اور سیکھنے والے بن کر اپنے خداوند سے وہ سب کچھ حاصل کریں جو اس نے اپنے فضل سے ہماری تعلیم الزام اصلاح اور راستبازی میں تربیت کے لیے لکھوایا ہے۔

زندگی بدلنے والی قوت

یاد رکھیں کہ خدا نے ہمیں اپنا کلام اس لیے دیا ہے کہ ہم اس میں خدا کو تلاش کریں۔ کیونکہ خدا اور صرف خدا ہی ہماری زندگی ہے۔اس میں زندگی ہے اور اس کے کلام میں زندگی ہے۔اس کا کلام اپنے ساتھ نہ صرف اچھی چیزیں ہی لایا ہے بلکہ ان سب چیزوں کو استعمال کرنے کے لیے سب سے ضروری چیز یعنی زندگی بھی لایا ہے۔

"خدا کا کلام زندہ ہے" (عبرانیوں 12:4) اور جب یہ خدا کی آواز بھی ہے تو یہ انتہائی قدرت والا ہے۔ خداوند یسوع مسیح کی باتیں روح اور زندگی بھی ہیں (یوحنا 63:6) اس لیے ان باتوں کو بیج سے تشبیہ دی جاتی ہے جو بظاہر تو معمولی نظر آتا ہے مگر جب اچھی زمین اسے قبول کرتی ہے تو پھر وہ جلد ہی اس کی غیر معمولی قوت ظاہر کرتا ہے۔ جب بیج اگتا اور پروان چڑھتا ہے تو ہم نہیں جانتے کہ کیسے ہوتا ہے، پہلے پتّی ، پھر بالیں اور پھر بالوں میں تیار دانے آجاتے ہیں۔خدا کے کلام کو جب قبول کیا جاتا ہے تو وہ کسی غیر متحرک اور بے کار مواد یا علم کی طرح نہیں رہتا بلکہ انتہائی متحرک اور موثر ہوکر ہماری سوچوں، ارادوں، الفاظ، چال چلن اور کردار میں کام کرتا رہتا اور کہیں تیس گنا، ساٹھ گنا اور کہیں سو گنا پھل لاتا ہے۔ کیونکہ ہمارے لیے لکھا گیا ہے کہ ساری نجاست اور بدی

کے فضلہ کو دور کر کے اس کلام کو حلیمی سے قبول کرلو جو دل میں بویا گیا ہے۔(یعقوب 21:1)

ہمیں صرف اس بات پر توجہ دینی ہے کہ کلامِ خدا کو اپنی توجہ کا مرکز بنا کر رکھیں تا کہ دشمن اسے چرا کر نہ لے جائے۔ جب کلامِ خدا کی تلاوت کریں تو خدا کی مرضی جاننے کی کوشش کریں اور پاک روح پر بھروسہ کریں کہ وہ آپ پر ظاہر کرے تو یقیناً آپ کی زندگی میں زبردست تبدیلی رونما ہوگی اور آپ پر خدا کی صفات کا اظہار ہوگا اور اس کی مرضی کو آپ جانیں گے جو آپ کی سوچوں، ارادوں اور کاموں میں عملی طور پر نظر آنے لگے گی۔ خدا کا فضل ہمارا استاد ہوتا ہے اور وہ ہمیں بائبل مقدس کے ذریعے تربیت کرتا ہے۔ اور خدا ہمیں دو بڑے اسباق بھی دے رہا ہے یعنی گناہ اور ہماری ضرورت اور اس کا فضل اور ہماری معموری کو سمجھیں۔ کیونکہ کلام کے وسیلہ وہ ہماری زندگی لے کر ہمیں جی اٹھے مسیح کی زندگی عطا کرتا ہے اور ہماری کمیوں ہم پر ظاہر کر کے مسیح خداوند کی معموری ہمیں عطا کرتا ہے۔

بائبل مقدس میں مسیح

بائبل مقدس زندگی دینے والی کتاب ہے اور جو اس کو زندگی حاصل کرنے کے لیے پڑھتا اور استعمال کرتا ہے وہی اس کے حقیقی معنوں کو حاصل کرتا ہے۔ بائبل مقدس فائدہ مند ہے مگر اس وقت جب ہم اس کو شاگردوں کی طرح پڑھتے ہیں جن کا مقصد ''مسیح کی مانند بننا'' ہوتا ہے۔ خدا کے فرزند بائبل مقدس کے صحائف کو پڑھتے ہیں تو صرف اپنی ضرورت پوری کرنے کے لیے نہیں بلکہ خدا سے اس کی قربت اور محبت حاصل کرنے کے لیے۔ اس کے ساتھ وہ اور بھی کلام کے خزانوں سے آسودہ ہوتے ہیں جو شاید ابھی سمجھ میں نہ بھی آئیں تو مستقبل میں ضرور فائندہ مند ہوگا۔ بائبل مقدس کا مطالعہ کرتے وقت جب ہم مسیح کو مرکزِ نگاہ رکھتے ہیں یا مرکزی حیثیت دیتے ہیں تو پھر ایماندار محسوس کرنے لگتا ہے کہ خدا باپ کی پرودگاری اور روح القدوس کے وسیلہ عملی زندگی حاصل ہو رہی ہے۔ اور ہماری راہنمائی، تعلیم و تربیت اور اصلاح کاری کرتا ہے۔ پھر ایماندار نہ صرف ہری ہری چراگاہیں دیکھتا ہے بلکہ خدا خود اسے ہری ہری چراگاہوں میں بٹھاتا ہے اور آسمانی چرواہے سے راحت کے چشموں کا پانی حاصل کرتا ہے۔ وہ ایماندار بھی کلام پڑھتے ہوئے بڑی وجہ اور دھیان سے پڑھتا ہے اور قیمتی خزانوں کی تلاش میں کلام کے کھیت میں گہرائی میں کھودتا ہے اور کبھی اس میں سے بھاگ کر گزر نہیں جاتا۔ ہماری زندگیاں اسی کلام کے مطابق اس میں سے گہرے موتی تلاش کرنے والی ہوں۔ ایک بات یاد رکھیے کہ کلامِ خدا کے مطالعے کا اِنحصار اپنی

خودی کے انکار پر منحصر ہے کیونکہ اس میں حائل ہونے والی رکاوٹیں مکمل طور پر روحانی ہیں۔ زبور 119 میں بہت ہی اعلیٰ قسم کی ہدایت دی گئی کہ ہم کلامِ خدا سے کیسے محبت رکھیں اور اس کے لیے کیسا رویہ اپنائیں: "میں نے ہر بری راہ سے اپنے قدم روک رکھے ہیں تاکہ تیری شریعت (کلام) پر عمل کروں۔ میرے دل کو اپنی شہادتوں (کلام) کی طرف رجوع دلا نہ کہ لالچ کی طرف، مجھے دو دلوں سے نفرت ہے پرتیری شریعت سے محبت رکھتا ہوں۔" (زبور 113,36,101,119)

اور جو خواہش رکھتا ہے کہ کلامِ خدا کی گہری باتیں دیکھے تو پھر وہ دعا مانگتا ہے کہ، "تو مجھے پوشیدہ عیبوں سے پاک کر" (زبور 12:19)

بائبل مقدس کی ہر بات کلام ہے کیونکہ اس کا تعلق مسیح خداوند سے ہے۔ خدا کا کلام کیوں زندہ ہے؟ یہ اس لیے زندہ ہے کیونکہ مسیح اس کی زندگی ہے۔ خدا کا کلام کیوں قدرت والا ہے؟ یہ اس لیے قدرت والا ہے کیونکہ مسیح خدا کی قدرت ہے۔ خدا کا کلام کیوں ہر ایک دو دھاری تلوار سے زیادہ تیز اور موثر اور بند بند اور گودے کو جدا کر کے گزر جانے والا ہے؟ یہ اس لیے ایسا ہے کیونکہ مسیح خداوند اسرائیل میں بہت سے لوگوں کے اٹھنے اور گرنے کی وجہ ہونے والا ہے جیسے مسیح نے اس پطرس کے درمیان جس نے اس کے خدا کے بیٹے ہونے کا اقرار کیا تھا۔ اس پطرس سے فرق کیا جس نے آدمیوں کی باتوں کا لحاظ کیا تھا۔

کیا خدا کا کلام دلوں اور گردوں کو جانچنے والا ہے؟ یہ اس لیے ہے کہ مسیح خداوند جانتا ہے کہ انسان کے دل میں کیا ہے کیوں کہ اس نے نتن ایل کو اس وقت سے بھی دیکھا جب وہ انجیر کے درخت کے نیچے تھا اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ فریسی اپنے دل میں برائی رکھتے ہیں۔

کیا یہ کلام کے بارے میں ہی کہا گیا ہے کہ "اس سے مخلوقات کی کوئی چیز چھپی نہیں بلکہ جس سے ہم کو کام ہے اس کی نظروں میں سب چیزیں کھلی اور بے پردہ ہیں۔" (عبرانیوں 13:4) یہ اس لیے کہا گیا ہے کیونکہ بولے گئے اور لکھے گئے کلام کو مسیح خداوند سے نامزد کیا گیا ہے جس کی آگ کے شعلے کی مانند ہیں یعنی خدا کا بیٹا جس کے ذمہ خدا باپ نے عدالت کا سارا کام سونپا ہے۔ کیا کلامِ خدا کو روحانی دودھ کہا گیا ہے جس سے جانیں سیراب ہوتی ہیں؟ اس کا سبب ہے کہ مسیح خداوند زندگی کی روٹی ہے۔ کیا کلامِ خدا تاریکی میں چمکنے والی روشنی ہے؟ اس کی وجہ ہے کہ مسیح خداوند الٰہی حکمت ہے۔ کلامِ خدا اس

بات کی گواہی دیتا ہے کہ زندگی اور راستبازی کے لیے درکار سب کچھ ہمارے نجات دہندہ کی طرف سے میسر ہے۔ جو فرد مسیح خداوند کو پالیتا ہے وہ ہر موقع پر صحائف میں مسیح خداوند کو ہی تلاش کرتا ہے۔

بائبل مقدس یعنی کلامِ خدا کے پاک ترین مقام میں داخل ہونے کا دروازہ خداوند یسوع ہے۔ اور جب ہم یسوع کے پاس آتے ہیں تو ہم کلامِ خدا کی بادشاہی اور ملکیت میں داخل ہوتے ہیں کیونکہ خداوند یسوع کی باتوں میں ہمیشہ کی زندگی پائی جاتی ہے۔ اس لیے کلامِ خدا کے وسیلہ ہی ہم یہ سب حاصل کرتے ہیں کیونکہ خداوند ہی سب کچھ دینے والا ہے۔ (یوحنا 14:17)

جب ہم کلام کو مسیح خداوند کے وسیلہ قبول کرتے ہیں اور اس سے کلام حاصل کرتے ہیں تو پھر صحائف کے ہر حصے میں ہم خداوند یسوع کو تلاش کرتے ہیں۔

آپ کی نظروں میں اچھا بننے کے لئے دوسروں کو کیا قیمت چکانی پڑے گی؟ یا پھر آپ پہلے ہی فیصلہ کر چکے ہیں کہ وہ چاہے جتنا بھی اچھا بن کر دکھائیں آپ نے کبھی ان کی بات پر اعتماد نہیں کرنا یعنی اسے کبھی بھی قبول نہیں کریں گے؟ اِس طرح کبھی معافی نہیں ملے گی۔ کیا آپ اپنی خوشی اور مرضی سے ایمان کا قدم اٹھا کر دِل سے دُوسروں کے قصور معاف کردیں گے؟

حقیقی توبہ کے سات محرکات

Seven Motives For True Repentance

توبہ کرنے کے لیے خدا کی طرف سے سات محرکات دیئے گئے ہیں :

۱۔ **خدا کے بااختیار حقوق:** خودمختار اور بااختیار خدا جس نے ہمیں اپنے لیے خلق کیا اور بنایا ہے۔ توبہ کیے بغیر زندگی بسر کرنے سے ہم اس بااختیار خدا کے حقوق کی خلاف ورزی کر رہے ہوتے ہیں جس نے ہمیں بنایا ہے۔ اگر آپ ذاتی طور پر توبہ کے مسئلے سے دوچار ہیں یعنی توبہ نہیں کر پا رہے تو پھر اپنے آپ کو یاد دلائیں کہ خدا کے حقوق کیا ہیں اور جب میں گناہ کرتا ہوں تو اپنے خالق کے برخلاف اور اس کے حقوق کے برخلاف گناہ کر رہا ہوں اور تجھے فوری طور پر ان کو چھوڑ دینا چاہیے۔

۲۔ **خدا کی ذات:** گناہ دراصل ہمارے خدا کی مخالفت ہے۔ خدا اپنی ذات میں پاک ہے اور اس کے کچھ حقوق ہیں۔ اس کا نام پاک ہے؛ وہ گناہ (بدی) کو کبھی برداشت نہیں کرسکتا۔

۳۔ **کلامِ خدا:** تمام گناہ خدا کے قوانین کی خلاف ورزی ہے۔ خدا کے کلام سے پیار کرنے والا زبور نویس کے ساتھ مل کر کہہ سکتا ہے کہ، "آہ میں تیری شریعت سے کیسی محبت رکھتا ہوں، مجھے دن

بھر اسی کا دھیان رہتا ہے۔"
(زبور 97:119) دیکھیے زبورنویس کو خدا کے احکامات اور یقیناً پورے کلام سے ہر طرح کی تحریک ملتی ہے۔ اس کو توبہ کے لیے بھی کلامِ خدا سے تحریک ملتی ہے۔

۴۔ **خدا کی محبت:** کیسی عظیم اور انوکھی بات ہے کہ ہمارے آسمانی باپ نے اپنے اکلوتے بیٹے کو بھیج دیا کہ ہماری جگہ پر ہمارے گناہوں کے لیے قربان ہو! خدا کی محبت ہمیں توبہ کرنے کے لیے زبردست تحریک دیتی ہے۔ پھر کوئی یہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ وہ خدا کی محبت کو محسوس کرتے ہیں لیکن پھر بھی اپنے گناہ میں قائم ہیں؟

۵۔ **یسوع مسیح کا خون اور گوشت (بدن):** کوئی بھی فرد گناہ کو دل میں رکھتے ہوئے کیسے خداوند کی میز میں شریک ہوسکتا ہے؟ کیسے وہ اپنے برے خیالات اور برے کاموں کے ساتھ خداوند کی میز پر آسکتا ہے جہاں اسے یاد دلایا جارہا ہے کہ اس کا ہر گناہ اٹھانے کے لیے خداوند کا بدن توڑا گیا اور خون بہایا گیا؟ مصلوبیت کا ہر حصہ اور نجات بخش کفارے کے لیے خداوند یسوع کا ہر کام ہمیں حقیقی توبہ کی طرف مائل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

۶۔ **خدا کا قہر:** خدا کے کلام میں جو واضح تنبیہ کی گئی ہے اس سے ہر گناہگار کو توبہ کی گہری تحریک لینی چاہیے "تو اتنی بڑی نجات سے غافل رہ کر ہم کیوں کر بچ سکتے ہیں۔" (عبرانیوں 3:2)

۷۔ **ہمارے لیے خدا کی برکات:** جب تک ہم غیر تائب حالت میں رہتے ہیں ہم خدا کی گُوناں گُوں برکات جو وہ ہمیں دینا چاہتا ہے اور اس کے دل کی خواہش جو وہ ہمارے لیے رکھتا ہے اس سے ہم محروم رہتے ہیں اور خدا کی بادشاہی کی قدرت کا بالکل بھی اندازہ نہیں کر سکتے۔ اب آپ پر منحصر ہے کہ آپ ان ساتوں محرکات میں سے کس کے ذریعے تحریک پاتے اور توبہ کرکے خدا کی بادشاہی کی برکات اور خدا کے دل کی خواہشات کو اپنی زندگی میں حاصل کرتے اور ان سے خود بھی فیض یاب ہوکر دوسروں کے لیے بھی باعثِ برکت ہوتے ہیں۔ اگر تو آپ تحریک پاکر توبہ کرنے کے لیے تیار ہورہے ہیں اور خدا کی برکات کا نیا پہلو اپنی زندگی میں دیکھنا چاہ رہے ہیں تو یہ دعا آپ کے لیے بھی ہے۔

مسیح یسوع میں آسمانی باپ اپنے رحم کی بدولت ہم میں سے کسی کو بھی اپنے جلال اور برکات سے محروم نہ رہنے دے۔ کاش کہ ہم مکمل اور حقیقی توبہ کے لیے تحریک پاسکیں تاکہ خداوندوں کے خداوند اور بادشاہوں کے بادشاہ یسوع کا جلال ظاہر ہو!

تیرے بیٹے یسوع مسیح کے نام سے مانگتے ہیں! آمین۔

☆☆☆☆☆

خدا کی قوت کے شدت سے طلبگار بنو

Earnestly Seek God's Power

آج کے دور میں ہمیں سب سے زیادہ ضرورت روحانی قوت کی ہے۔ ہمیں عالمِ بالا سے قدرت والے روح کی شدید ضرورت ہے۔ جس دنیا میں ہم رہتے ہیں اس میں انسانوں کی حکمت ہمارے لیے کم کام کرتی ہے اور اگر ہم اس پر بھروسہ کرنے کی کوشش میں ہیں تو ضرور ناکام ہوسکتے ہیں۔ ہمیں پھر کس چیز کی ضرورت ہے؟ ہمیں مسیح خداوند اور اس کے شاگردوں کی مانند بننے کی ضرورت ہے! جیسا اس کا کلام کہتا ہے ہمیں صرف ویسا بننے کی ضرورت ہے۔ لیکن یہ اس وقت ممکن ہوگا جب ہم محبت کی روح قدرت کی روح اور تربیت کی روح پہلے سے زیادہ پائیں گے تاکہ خداوند کی خدمت میں زیادہ جذبے، زیادہ شکرگزاری، زیادہ خود انکاری اور زیادہ لگن سے مصروف عمل ہوجائیں۔ لیکن ایسے حالات کے لیے ہم کس کی طرف دیکھیں؟ خدا کی قدرت اور صرف خدا کی قدرت ہی اس کام کو پورا کرنے کے قابل ہے۔ واہ، کیسی رحمت ہے کہ ہمارا خدا سب کچھ ممکن کرسکتا ہے کیونکہ وہ ہماری درخواست اور خیال سے بہت زیادہ کام کرسکتا ہے اور اس قادرِ مطلق کی یہی قدرت ہم میں اثر کرتی ہے تاکہ اس کی قدرت ظاہر ہو۔ مسیح کے بغیر ہم کچھ نہیں کرسکتے، مگر مسیح میں ہم سب کچھ کرسکتے ہیں کیونکہ کہ وہ ہمیں طاقت بخشتا ہے۔ اس کی قدرت اس کے شاگردوں میں ظاہر ہوئی اور وہ پاکیزگی اور خدمت گزاری کا بہترین نمونہ بنے اور وہی قدرت تمام ایمانداروں کو ضرورت کے مطابق فراہم کی جاتی ہے خاص کر ان کو جو اس کی دل سے خواہش کرتے اور جانفشانی سے طلبگار ہوتے ہیں۔ اگر یہ قدرت ہمیں نہیں ملی تو اس کا سبب ہے کہ ہم نے اس کو حاصل کرنے پر دل نہیں لگایا اور پورے دل سے اس کے طلبگار نہیں ہوئے یا پھر ہم کسی لالچ کے تحت یا اپنی عیش وعشرت کے لیے طلبگار ہیں۔ کیونکہ خدا وہ قدرت فراہم کرنے کے لیے جتنا تیار اب ہے یعنی اپنے بیٹے کی قربانی کے بعد سے اتنا پہلے کبھی بھی تیار نہیں تھا۔ یہ وعدہ پہلے کی نسبت اب کہیں زیادہ موثر ہے۔ فضل کے تخت تک رسائی پہلے کی نسبت آج زیادہ آسان ہے کیونکہ کلیسیاء اور دنیا کو خدا کی قدرت کی جتنی آج ضرورت ہے پہلے کبھی نہیں تھی۔ کیونکہ ابتدائی کلیسیاء میں یہ قدرت اپنی معموری کے ساتھ نظر آتی تھی اور خداوند یسوع کا جلال ظاہر ہوتا تھا تو وہی خداوند کل آج بلکہ ابد تک یکساں ہے تو پھر آج کی کلیسیا میں کمزوری کی وجہ ہمیں اپنے اندر دیکھنی ہوگی کہ کیوں کہ یہ قوت ہم میں نہیں ہے۔ اس کے لیے ہمیں اپنے آپ کو خداوند کے حضور خاکسار بنانا ہوگا کیونکہ ہم خودغرض بنے

ہوئے ہیں، ہم تن آسانی پسند کر رہے ہیں، ہم دنیا کے ہم شکل بنے ہوئے ہیں اور ہماری کلیسیائیں دنیاوی سوچ کی حامل ہوگئی ہیں۔ آیئے ہم ہر مخلوق اور ہر چیز سے جو آدمی میں ہے اس پر بھروسہ کرنا چھوڑ دیں اور اپنا مکمل توکل خدا اور اس کی قدرت پر رکھیں۔ آیئے ہم اپنے نجات دہندہ کے اس وعدے پر بھروسہ رکھیں جو اس نے انتظار کرتے طلبگار ہونے اور دعائیں مانگنے والے شاگردوں سے کیا ہے، **"جب روح القدوس تم پر نازل ہو گا تو تم قوت پائو گے۔"** (اعمال 8:1) آیئے اس کے اس وعدہ پر ایمان رکھتے ہوئے پوری دل جمعی اور جانفشانی سے دعا مانگیں اور خدا کی قدرت کے طلبگار ہوں۔ کیوں کہ خدا کی قدرت کے بغیر کلیسیا اور دنیا کے حالات میں تبدیلی کی خواہش رکھنا، دوسروں میں نقص ہی تلاش کرتے رہنا یا شکائتیں لگانا ہی باقی رہ جاتا ہے۔ کیونکہ خدا کی قدرت کے بغیر کلیسیاء اور دنیا کے حالات میں تبدیلی نہیں آسکتی۔ دوسروں کے نقص دور کرنے کے لیے دعائیں نہیں مانگی جاسکتیں اور ہماری شکایتیں دور نہیں ہوسکتیں، یہی ہر برائی کا علاج کرے گی اور یہ علاج لوگوں کی سوچ یا خواہش کے مطابق نہیں ملے گا، اس کے لیے ہمیں بڑی شدت سے اپنی ان ضرورتوں کو محسوس کریں، اپنی حالت کو پرکھیں، اپنی کوتاہیوں اور گناہوں کا اقرار کریں اور اپنے قصوروں کو مانیں اور خدا کے فضل پر مکمل بھروسہ کریں۔ اور اپنے دلوں کو مکمل طور پر تیار کرلیں کہ ہم اپنے آپ کو آرام نہ لینے دیں اور خداوند کو بھی اس وقت تک آرام نہ لینے دیں جب تک وہ ہم پر آسمان سے روح القدوس کو نازل نہ کردے۔

خدا ایسا کرنے کے لیے بالکل تیار ہے۔۔ کیا ہم تیار ہیں؟ خدا ہمیں برکت دینا چاہتا ہے۔۔ لیکن ہماری سرد مہری، لاتعلقی اور دنیاداری کو ہرگز برکت نہیں دینا چاہتا۔ البتہ اگر ہم اپنی ضرورت کو محسوس کریں، اس کے وعدے پر ایمان رکھیں اور ایمان رکھتے ہوئے صبر سے مانگیں تو وہ ضرور ہی برکت دے گا۔ اگر ہم یعقوب کی طرح جانفشانی کریں جیسے اس نے فنی ایل میں دکھائی اور ایلیاہ نے کوہ کرمل پر دکھائی اور صور فینیکی عورت نے یسوع کے سامنے دکھائی تو ہم کبھی بھی برکت پائے بغیر نہیں رہیں گے بلکہ ثابت ہوگا کہ ہم مخلص اور وفادار ہیں جو خدا کے طلبگار ہیں تو خدا آسمان کی کھڑکیاں کھول کر ہمیں پوری برکت عطا کرے گا۔ اس لئے آیئے خدا سے دعا مانگیں، ''اے خداوند ہمیں دعا مانگنے کی قوت عطا کر، ایمان رکھنے کی قوت عطا کر، صبر کرنے کی قوت عطا کر، اور پھر کامیابی سے اپنے کام کرنے کی قوت عطا کر تا کہ تیری مرضی پوری ہو۔ مانگتے ہیں یسوع مسیح ہمارے خداوند کے نام سے۔ آمین

دعا میں قوت

Power In Prayer

"اگر تم مجھ میں قائم رہو اور میری باتیں تم میں قائم رہیں تو جو چاہو مانگو، وہ تمہارے لیے ہوجائے گا۔" (یوحنا15:7)

دعا کی یہ غیر معمولی قوت۔ ان لوگوں کو کیوں مُیسر ہے جو مسیح میں قائم ہیں؟ میری دعا ہے کہ میں جو کچھ کہنے جارہا ہوں وہ آپ کی حوصلہ افزائی کا وسیلہ بنے تا کہ آپ اس انمول موتی کو حاصل کرنے کی جلالی کوشش کریں! ایسا کیوں ہے کہ مسیح میں قائم رہنا اور اس کے کلام کا ہم میں قائم رہنا ہمیں دعا میں ایسی آزادی اور وسعت فراہم کرتا ہے؟

مسیح کی معموری

اس کی پہلی وجہ مسیح کی معموری ہے۔ آپ کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ جب مسیح میں قائم رہیں گے تو آپ کیا مانگنا چاہیں گے کیونکہ آپ کو جس چیز کی بھی ضرورت ہے وہ پہلے سے ہی اس میں فراہم کر دی گئی ہے۔

بشپ ہال اس کے بارے میں لکھتے ہیں کہ میں تمہیں ہر چیز کا ماخذ دوں گا۔ آپ پاک روح کا فضل حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ تو پھر خداوند کے مسح کو پہچانیں۔ اگر آپ پاکیزگی حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ تو اس کا نمونہ اپنایئے۔ اگر آپ کو گناہوں کی معافی چاہیے؟ تو اس کے لہو کو دیکھیے۔ کیا آپ اپنی زندگی سے گناہوں کا خاتمہ چاہتے ہیں؟ تو اس کی مصلوبیت کو دیکھیے۔ کیا آپ دنیا کے اعتبار سے مصلوب ہونا چاہتے ہیں؟ تو اس کی قبر کو یاد کیجئے، کیا آسمانی زندگی کی معموری حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ تو اس کا جی اٹھنا دیکھیے۔ کیا آپ دنیا سے اوپر اٹھنا چاہیں گے؟ تو اس کے اوپر اٹھائے جانے کو دیکھیے۔ کیا آپ آسمانی چیزوں پر غور کرنا چاہیں گے؟ تو اس کے خدا باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھنے کو یاد کیجئے اور جان رکھیے کہ، **"(خدا نے ہمیں) اس کے ساتھ جلایا اور آسمانی مقاموں پر اس کے ساتھ بٹھایا۔"** (افسیوں6:2)۔

میرے عزیزو! **"کیونکہ باپ کو پسند آیا کہ ساری معموری اسی میں سکونت کرے۔"** (کلسیوں19:1) جو چیز باپ کو پسند آتی ہے وہ ہماری بھی پسند ہے۔ ہم خداوند یسوع سے سب کچھ حاصل کر کے خوشی و شادمانی محسوس کرتے ہیں۔ ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ جو مانگیں گے وہ ہمیں مل جائے گا، کیونکہ وہ ہمارے لیے پہلے ہی تیار کر چکا ہے۔

کلام کی قدرت

اس کی دوسری وجہ کلامِ خدا کی وسعت ہے۔ ذرا اس بات پر غور کیجئے کہ، "اگر میری باتیں تم میں قائم رہیں تو جو چاہو

مانگو وہ تمہارے لیے ہوجائے گا۔'' بہترین دعا مانگنے والا وہ شخص ہے جو خدا کے وعدوں سے زیادہ واقف ہے اور ان پر ایمان رکھتا ہے۔ کیونکہ دعا کیا ہے؟ اس کے سوا کچھ نہیں کہ خدا کے وعدوں کو اس کے حضور لے کر جایا جائے اور کہا جائے کہ ''خداوند جو وعدہ تُو نے کیا ہے اسے پورا کر'' دُعا کا مطلب ہے وعدے کا استعمال کا جاتا۔ کوئی دُعا جو کسی وعدے پر مبنی نہ ہو وہ کسی حقیقی بنیاد پر قائم نہیں ہوتی، اگر میں بنا چیک بینک جاؤں گا تو پیسہ ہرگز حاصل نہیں کر سکتا اور اس کی توقع بھی نہیں کرسکتا۔ وہ ایک حکم نامہ ہے کہ پیسہ ادا کیا جائے، اس کی وجہ سے مجھے بینک میں ایک اختیار حاصل ہے اور میرے لیے سند بھی ہے کہ میں پیسہ حاصل کروں۔ اے پیارو، خدا کے کلام سے معمور ہوتے جایئے۔ جو خداوند یسوع نے فرمایا ہے اس کا خوب مطالعہ کیجئے اور جو کچھ پاک روح نے اپنے الہام سے الہامی کتاب میں لکھوایا ہے اس کو خوب نوش کیجئے، اس سے معمور ہوتے جایئے اور اس کلام کو اپنے ایمان کا حصہ بناتے جایئے اور اپنی زندگی کے ہر پہلو میں کلام پر عمل کیجئے تب آپ دعا کے شعبے میں بہت ماہر ہوتے جائیں گے!

دعا میں کوئی شخص اس وقت کامیاب ہوگا جب وہ ایمان میں مضبوط ہوگا۔ اس کے لیے مسیح خداوند میں قائم رہنے کی ضرورت ہے۔ دعا میں آگے بڑھنے کے لیے ایمان ہی مدد کرتا ہے۔ دعا میں فصاحت اور وضاحت ایمان کے جذبے سے پیدا ہوتی ہے۔

''جو اعتقاد رکھتا ہیاس کے لیے سب کچھ ہوسکتا ہے۔'' (مرقس 23:9) جو کوئی مسیح میں قائم رہتا ہے اور مسیح کا کلام اس میں قائم رہنا ہے وہ نمایاں طور پر ایماندار ہوتا ہے اور نتیجتاً دعا میں بھی لازمی طور پر کامیاب ہوتا ہے۔ اس کا ایمان پختہ ہوگا کیونکہ وہ مسیح میں ایمان کے وسیلے پیوستہ ہے کیونکہ ہر طرح کی برکات کا ماخذ اور آبِ حیات کا سرچشمہ اس کے پاس ہے اور وہ خود بھی اس سے سیر ہوتا رہتا ہے۔

دل میں سکونت پذیر روح کی مدد

ایسا آدمی خدا کے روح کی سکونت گاہ اور مسکن ہے۔ اگر ہم مسیح میں قائم رہتے اور اس کا کلام ہم میں قائم رہتا ہے تو پاک روح ہمارے دلوں میں آکر ہمیشہ کے لیے سکونت اختیار کر لیتا ہے اور دعا میں اس سے بہتر مدد اور کیا ہوسکتی ہے؟ کیا یہ حیران کن بات نہیں کہ روح القدوس خود خدا کی مرضی کے مطابق مقدسوں کی شفاعت کرتا ہے؟ وہ **''آہیں بھر بھر کر ہمارے لیے شفاعت کرتا ہے جس کا بیان نہیں ہوسکتا۔''** (رومیوں 26:8) انسان کے خیالات کو انسان کے روح سے زیادہ بہتر کون سمجھ سکتا ہے؟ خدا کا روح بھی خدا کے

خیالات کو جانتا ہے اور ہمارے اندر رہ کر ہماری زندگی سے خدا کی مرضی پوری کرتا ہے تا کہ ایماندار شخص کی دعا خدا کا مقصد ایسے ظاہر کرے جیسے آئینے میں عکس نظر آتا ہے۔ خدا کے لوگوں کی دعاؤں سے خدا کے ازلی و ابدی احکامات کا اظہار ہوتا ہے کیونکہ خدا ان کو لوگوں کے دل پر نقش کرتا ہے۔ کیونکہ خدا جو کچھ کرنے والا ہوتا ہے وہ اپنے خادموں پر اس طرح ظاہر کرتا ہے کہ ان کے دلوں کو مائل کرتا ہے کہ وہ اس سے مانگیں کہ وہ کیا کرنے کو ہے۔ خدا فرمایا ہے، "میں یہ کام کرنے کو ہوں۔" پھر وہ یہ فرماتا ہے "بنی اسرائیل مجھ سے درخواست بھی کر سکیں گے اور میں ان کے لیے ایسا کروں گا۔" (حزقی ایل 37:36) اب خداوند یسوع مسیح کی یہ بات کتنی واضح ہو جاتی ہے کہ اگر مسیح کی باتیں ہم میں قائم رہیں تو جو چاہیں مانگیں تو خداوند ہمارے لیے کرے گا۔ ہمارا کام صرف یہ ہے کہ خدا کے روح کی مرضی کے مطابق مانگیں۔

ہم مسیح کے بدن کا حصہ ہیں

عزیزو! کیا آپ یہ نہیں جانتے کہ جب ہم مسیح میں قائم ہوتے اور اس کا کلام ہم میں قائم ہوتا ہے تو خدا باپ ہمیں بھی اسی نظر سے دیکھتا ہے جس نظر سے اپنے بیٹے یسوع مسیح کو دیکھتا ہے۔ مسیح انگور کا درخت ہے اور درخت کے ساتھ ڈالیاں بھی ضروری ہیں اور اس درخت کا حصہ ہیں۔ اس وجہ سے خدا ہمیں بھی مسیح کا حصہ سمجھتا ہے، اس کے بدن کے اعضا، اس کا گوشت اور ہڈی سمجھتا ہے۔ اس وجہ سے خدا ہمیں کسی بات کا انکار نہیں کرتا کیوں کہ خدا اپنے بیٹے یسوع کو کسی بات کا انکار نہیں کرتا۔ وہ موت بلکہ صلیبی موت تک وفادار رہا۔

اس لیے اس کا باپ یعنی خدا باپ اپنے بیٹے یعنی خدا اور انسان کے درمیانی یسوع کو ہر درخواست کا بہترین جواب دیتا ہے۔ اس لیے جب میں اور آپ مسیح کے ساتھ حقیقی طور پر جڑے ہوں یا اس میں صحیح طور پر پیوستہ ہوں تو خدا باپ ہمیں بھی اس طرح سے دیکھتا ہے جس طرح وہ یسوع کو دیکھتا ہے اور ہم سے کہتا ہے، ''میں تمہیں کسی چیز کا انکار نہ کروں گا تم جو چاہو مانگو تمہیں دیا جائے گا۔'' کیا میں حوالے کو سمجھ رہا ہوں؟ میں آپ کی توجہ اس آیت کی طرف مبذول کروا رہا ہوں، "جیسے باپ نے مجھ سے محبت رکھی ویسے ہی میں نے تم سے محبت رکھی۔۔۔۔" (یوحنا 9:15) جو محبت خدا باپ نے خدا بیٹے سے کی ہے وہی محبت خدا بیٹا ہم سے کرتا ہے! اس وجہ سے ہم خدا باپ اور خدا بیٹے کی محبت میں رہتے ہیں۔ تو پھر ہماری دعائیں کیسے ردّ کی جا سکتی ہیں؟ سوچیے کہ لامحدود محبت کی وجہ سے ہماری دعاؤں کی کتنی قدر ہے؟ اس لیے پیارے بھائیو اور بہنو اگر آپ کی دعائیں جلدی سے فضل کے تخت کے پاس نہیں پہنچ رہیں تو

پھر مجھے شک ہے کہ کوئی گناہ ہے جس نے دعاؤں کے رستے میں رکاوٹ ڈال رکھی ہے۔ اس طرح ہمارا آسمانی باپ ہماری تربیت کرتا ہے تاکہ ہم اس کی محبت میں کامل ہوجائیں۔ اگر آپ کہیں جان بوجھ کر کلام کی کسی بات کو نہیں مان رہے تو شاید یہ آپ کی دعاؤں کی ناکامی کا سبب ہو؟ اس لیے خداوند یسوع میں قائم ہوکر اس کے کلام میں قائم ہوتے جایئے تاکہ اس کے شاگرد بنتے جائیں تو پھر یقیناً آپ کی دعائیں سنی جائیں گی۔ خداوند یسوع کے قدموں میں بیٹھ جایئے اور اس کے روش اور ہمارے چہرے کو تکنا شروع کیجئے اس کی آواز کو سنیے یعنی اس کے کلام پر توجہ دیجئے اور اس سے درخواست کیجئے، ''اے خداوند میری سن۔'' اور وہ آپ کو فوری اپنے فضل کے مطابق جواب دے گا اور کہے گا، "میں نے قبولیت کے وقت تیری سن لی اور نجات کے دن تیری مدد کی۔۔۔" (کرنتھیوں 2:6)"۔۔۔ جو چاہو مانگو وہ تمہارے لیے ہوجائے گا۔" (یوحنا 7:15)۔۔۔ کیونکہ "میرے باپ کا جلال اسی سے ہوتا ہے۔" (یوحنا 8:15)۔ کیسا اختیار اور قدرت ہمارے لیے میسر ہے جس کا بیان نہیں کیا جاسکتا! اب سوچنا آپ نے ہے کہ کیسے اس کے کلام میں پیوست ہوں گے اور اس سے کیسے دعا مانگیں گے؟۔

فضل کے تخت سے فضل کا دریا پورے زور سے جاری ہے!

///==///.....///==///

صلیب اور دُعا

The Cross And Prayer

آیئے دُعا کو مسیح کے ساتھ ہماری مصلوبیت کی روشنی میں دیکھتے ہیں جب تک خدا کے ساتھ رابطہ نہیں تو دُعا کچھ بھی نہیں۔ ہماری پرانی زندگی خدا کے ساتھ رفاقت نہیں رکھ سکتی اس لیے مسیح میں رکھ کر اس پر سزا کا حکم دیا گیا اور حقیقی طور پر اسے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ اس سبب سے خدا کے ساتھ حقیقی رفاقت تبھی ممکن ہے جب پرانی زندگی کا خاتمہ ہوجائے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے افراد کے لیے دعا انتہائی غیر تسلی بخش اور دعائیہ زندگی بہت ناخوشگوار ہوتی ہے کیونکہ وہ ''پرانی زندگی'' کے ساتھ آسمانی جہان میں داخل ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ ''پرانی انسانیت'' کے ساتھ ان ہتھیاروں کو استعمال نہیں کیا جاسکتا جو ''جسمانی نہیں بلکہ خدا کے ساتھ زور آور ہیں'' اور نہ ہی ''دشمنوں سے محبت'' کی جاسکتی ہے، نہ ہی ''ہمیشہ خوش'' رہا جاسکتا ہے اور نہ ہی ''ہم میں مسیح کی عقل'' ہوسکتی ہے اور نہ ہی کسی قسم کی مسیحی خوشی اور اچھائی ظاہر ہوسکتی ہے۔ ''پرانی فطرت'' کے ذریعے بہت سے فضائل کی نقل تو کی جاسکتی ہے مگر کبھی ان پر قائم نہیں رہ سکتے۔ جیسا کہ ''روح کا پھل'' ہیں وہ صرف آسمان سے ملتے ہیں، اور مسیح کی فطرت کا نتیجہ ہیں جو ایماندار کو فراہم کی گئی ہے جو یسوع کی

مصلوبیت کے وسیلہ ممکن ہوا جس کی وجہ سے ''پرانی انسانیت'' کا خاتمہ مسیح کی موت کے ساتھ ہوا حقیقی دعا اس وقت ہی کی جاسکتی جب ہم اپنی ''پرانی انسانیت'' کو اس کی تمام رغبتوں کے ساتھ صلیب پر کھینچ دیتے ہیں۔ مسیح کے ساتھ مصلوب ہونے سے ہی ہم حقیقی دعا کر پاتے ہیں۔ خداوند نے اس کی بہترین حالت بتائی ہے، **"اگر تم مجھ میں قائم رہو اور میری باتیں تم میں قائم رہیں تو جو چاہو مانگو وہ تمہارے لیے ہوجائے گا۔"** (یوحنا7:15) اس لیے ہمیں ''مسیح میں'' ہونا ہے، لیکن اس کے لیے ہمیں ''پرانی انسانیت'' کو اپنے منجی خداوند یسوع کی موت کے حوالے کرنا ہوگا اور اپنی نئی زندگی کو ایسے دیکھنا ہوگا جیسے خدا مسیح کو دیکھتا ہے۔ یعنی مسیح کی موت کے ساتھ ہماری ''پرانی انسانیت'' مرگئی اور مسیح کے جی اٹھنے کے ساتھ ہماری ''نئی انسانیت'' کی پوری فطرت ساتھ ظاہر ہوتی ہیں۔ کیونکہ تباہی ہمیں اس حکم یعنی ''بلاناغہ دعا کرو'' کا صحیح ادراک ہوتا ہے کیونکہ روح تب تمام جسمانی زندگی کی خواہشوں کے غضب سے آزاد ہوکر گُلگُتہ پر حاصل کی گئی فتح کے مکمل فوائد کے حصول کے ذریعے مسیح خداوند کے ساتھ آسمانی مقاموں پر خدا باپ کی زندگی میں شامل ہوجاتی ہے۔ کیونکہ خدا کی زندگی مسلسل دعا ہے۔ تب ہماری زندگی خدا کی زندگی سے توانائی پاکر ایسی دعائیہ ہو جاتی ہے جو جسمانی بندھنوں سے آزاد ہوکر بالکل دعا میں مگن ہوتی ہے اور ایسی دعائیں ہوتی ہیں جن کا بیان نہیں ہوسکتا اور وہ پہاڑوں کو ہٹانے میں کبھی ناکام نہیں ہوتیں۔ تب ہی ہماری دعائیں خدا کی مرضی کے مطابق ہوجاتی ہیں جو کبھی ردنہیں ہوتیں چاہے مسائل یا ضرورتیں کتنی بڑی ہی کیوں نہ ہوں۔ تب ہمارے خداوند کی کہی ہوئی بات کے مطابق دعا وہ سب کچھ حاصل کرنے لگتی ہے جو خداوند چاہتا ہے اور حقیقی دعا خدا کے جلال ظاہر کرنے لگتی ہے۔

عظیم دعائیہ جنگجو

دعا کو صلیب کی روشنی میں دیکھنا اور اپنے منجی خداوند یسوع مسیح کی موت اور جی اٹھنے میں شریک ہونے سے ہم خدا کی کلیسیاء میں عظیم دعائیہ جنگجوؤں کے عظیم کارناموں سے بے حد خوشی محسوس کرتے ہیں۔ جیسا کہ:

ہڈسن ٹیلر اور ان کے ساتھ چند ہم خدمت ساتھیوں نے چین میں انجیل کے پیغام کو پہنچانے کے لیے خداوند کے حضور ایک خادموں کی درخواست کرنا شروع کردی اور اس دعا کے نتیجے میں خداوند نے انہیں ایک ہزار ایک سو چوّن خدمت گزار ساتھی فراہم کرئیے؛

جارج مُلر جو برطانیہ میں برسٹل سے تعلق رکھتے تھے انہوں نے یتیم بچوں کے لیے جو ادارے بنائے ان کے

لیے دعائیں مانگیں اور خداوند نے کروڑوں ڈالران لیے فراہم کیئے؛

ڈیوڈ برنارڈ جو امریکہ کے علاقے نویو انگلینڈ کے جنگلوں میں خدا کے حضور وہاں کے مقامی اپنے پیارے ریڈ انڈین افراد کے علاوہ پوری دنیا میں عظیم بیداری کے لیے گڑ گڑانے لگے اور پھر رسالتی خدمت کے مورخین کے مطابق پوری دنیا میں جدید رسالتی خدمت کے عظیم دور کا آغاز ہوگیا۔

ایسے عظیم کام ان لوگوں کی زندگی میں وقوع پذیر ہوتے ہیں جو خداوند یسوع کو اور اس کے جی اٹھنے کی قدرت کو جانتے ہیں۔ کیونکہ وہ خداوند اور اس کے دکھوں میں شریک ہوتے ہیں جیسے پَولُس رسُول کہتا ہے، "**تا کہ اس کی موت سے مشابہت پیدا کریں۔**" (فلپیوں10:3)

مسیح کی موت اور فتح میں شمولیت

کلیسیاء قوموں کی نجات کے لیے خدا کی طرف سے مقرر کردہ الٰہی تنظیم ہے۔ دنیا کی موجودہ تباہ حال صورت اور معاشی و معاشرتی بحران اور اخلاقی گراوٹ کا اصل سبب کہیں کلیسیاء کی روحانی سستی اور پست حالی تو نہیں؟ ہر زمانے کی طرح آج کی اشد ضرورت انسانوں کی زندگیوں اور دلوں سے خودغرضی کے عفریت کو نکالنا اور قوموں کی زندگی میں مسیح کی عظیم محبت کی کثرت کے سیلاب کا بہاؤ قائم کرنا ہے کیونکہ قوموں کی زندگی کے لیے کوئی دوسری شفاء نہیں اور ہر فردِ بشر کے لیے کوئی دوسری امید نہیں۔

کیا پھر ہم مسیحیوں پر یہ فرض عائد نہیں ہوتا کہ خالص مسیحیت کا اِظہار کریں مسیح ہم پر قبضہ نہیں کرنا چاہتا اور نہ ہی یہ چاہتا ہے کہ ہماری مرضی کے برخلاف زندگی کے پانی کی ندیاں، شفاء، بحالی، تبدیلی، کثرت کی زندگی، اور اپنی قدرت کو ہماری زندگی سے جاری کردے۔ کیونکہ خداوند ہماری پرانی خودغرضانہ فطرت پر اپنی برکات ہمیں فراہم نہیں کرے گا۔ یہ اپنی کچھ پرانی عادت چھوڑنے کی بات نہیں بلکہ اپنے آپ کو مکمل طور پر ہر نفسانی عادت سے چھٹکارا دینا اور اس سے ہمیشہ کے لیے نفرت کرنا ہے۔

مسیح خداوند ہمیں اپنے ساتھ صلیب تک لے کر گیا ہے۔ اور ہماری پرانی زندگی کی ''پرانی انسانیت'' جو ہمیں آدم سے ملی تھی وہ خداوند نے کلوری کی صلیب پر کھینچ دی ہے۔ اس لیے ہم اپنے منجی کی محبت سے مغلوب ہوں جس نے ہماری خاطر اپنے چہرے پر تھوکا جانا بھی برداشت کیا اور مجرموں کے درمیان مصلوب کیے جانے کے لیے بھی تیار ہوگیا، ہجوم کی طعنہ زنی برداشت کرنے کے لیے بھی تیار ہوگا، اور ہمیں زندگی عطار کرنے کے لیے پیروں کے

نیچے کچلے جاتے جیسی بے عزتی برداشت کرنے کو تیار ہوگیا۔اس نے ہمیں بے عزتی سے بچانے کے لیے ہر لعن طعن برداشت کرلی تو آیئے ہم بھی اپنے مسیح مصلوب کی اس بڑی قربانی کو بڑی خوشی سے قبول کریں اور اس کی تابعداری میں ہمیشہ کے لیے اپنے آپ کو وقف کریں۔

خداوند نے ہمیں اپنی صلیب ہر جگہ دی ہے۔اور ہمیں اپنی موت میں شامل ہونے کا موقع دیا ہے تاکہ ہم اپنی نفسانی خواہشات اور سوچوں سے جو خدا سے دشمنی کا سبب ہیں ان سے مکمل طور پر تعلق ختم کرلیں۔اسی لیے ہم نے اس کی صلیبی موت میں شامل ہونے کا بپتسمہ لیا ہے۔(رومیوں 3:6)

اگر ہم مسیح خداوند کے پیچھے چلنے والے ہیں تو اس کی موت ہماری گناہ آلودہ فطرت کی موت ہے اور اس کا جی اٹھنا ہماری ہمیشہ کی زندگی میں جو اٹھتا ہے؛ اس کی فتح ہماری فتح ہے؛ اس کا آسمان پر اٹھایا جانا ہمارا آسمان پر اٹھایا جانا ہے۔خداوند ہم پر فضل کرے کہ فتح سے بڑھ کر غالب ہونے والے ہوں اور اپنی ساری میراث پانے والے ہوں۔ ”اب جو تم کو ٹھوکر کھانے سے بچا سکتا ہے اور اپنے پُر جلال حضور میں کمال خوشی کے ساتھ بے عیب کرکے کھڑا کر سکتا ہے۔ اس خدایِ واحد کا جو ہمارا منجی ہے جلال اور عظمت اور سلطنت اور اختیار ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے جیسا ازل سے ہے اب بھی ہو اور ابد الاباد رہے۔“ آمین (یہوداہ 24-25)

بیداری کے لیے دعا

A Prayer For Revival

مسیح یسوع میں ہمارے آسمانی باپ اور خدا ہمارے ملک پر روح القدوس کو انڈیل۔اپنے عظیم کام کو پھر سے بحال کر کیونکہ ہم تیرے طلبگار ہیں۔اپنے بیٹے کی تعلیم کو اس ملک اور ہماری کلیسیاؤں میں کثرت سے بحال کر، لاپرواہ، بے پرواہ اور ایمان نہ رکھنے والوں کے دلوں کو چھو۔ان پر ان کے گناہ شرمندگی اور اس کے بھیانک نتائج کو ظاہر فرما۔انہیں سوچنے پر اپنی محبت سے مجبور کردے اور توبہ کی توفیق عطا فرما۔اس برس میں لاکھوں افراد کو توفیق دے کہ مسیح کے متلاشی ہوں اور اس پر ایمان لاکر نجات پاجائیں۔تمام حقیقی مسیحیوں کے دلوں کو قائل کردے اور انہیں اپنے جلال اور انجیل کی منادی کے لیے حقیقی بوجھ عطا فرما۔ان کو مزید پاک، مزید سخی، اور مزید نیک بنا۔اور ان کی زندگی خوب دعائیہ بنا کہ وہ اکثر اور بہت زیادہ دعا مانگنے والے ہوں۔ اب روح القدوس کو مجھ پر بھی انڈیل۔مجھ پر اپنے بھاری فضل کو جاری کر کہ میں اپنی اسی حالت پر مطمئن ہوکر بیٹھ نہ جاؤں۔ مجھ میں نئے سرے سے دل کی تازگی پیدا کر مجھ پر ظاہر فرما کہ میں کیا ہوں اور اپنا آپ مجھ پر ظاہر کر۔مسیح خداوند کو مجھ پر ظاہر فرما۔ مجھے دعا مانگنے کی توفیق دے۔ میں کسی طرح کے گناہ میں نہ مرجاؤں۔اگر میں تیری مرضی کے مطابق بدل چکا ہوں تو

مجھے مزید فضل سے بھر۔ میری راہنمائی کر۔ مجھے بڑھا مجھے قائم کر۔ مجھے اپنی کاملیت عطا کر۔ میرے ایمان امید اور محبت کو بڑھا۔ مجھے فضل عنایت کر کہ تیرے عرفان اور خداوند یسوع مسیح میں ترقی کروں۔ انجیل کی منادی کرنے والی تمام خدمت گزار تنظیموں پر روح القدوس کو انڈیل۔ انہیں زیادہ ایماندار اور انجیل کا زیادہ بوجھ عنایت کر۔ ایسا فضل کر کہ اس برس مسیح خداوند کی منادی ہمارے ملک میں زیادہ بھرپور آزادی، آسانی اور دلجمعی سے ہو کہ ایسی اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی ہو۔ تمام کلیسیاؤں پر روح القدوس کو کثرت سے اُنڈیل کہ وہ انجیل کی صحیح طور سے مانیں اور اس پر عمل کریں۔ ان میں زیادہ محبت، ایمان اور مسیحی جذبہ پیدا کر۔ اس برس ہمیشہ سے کہیں زیادہ انجیل کا پیغام سننے والے ہوں اور کلیسیاؤں میں زیادہ افراد جمع ہونے والے ہوں، مل کر خوب دعائیں مانگنے والے اور گھروں میں بھی بہت دعائیں مانگنے والے ہوں۔

ہر طبقے کے افراد پر روح القدوس کو اُنڈیل۔ ہر غریب اور امیر، ہر بچے ، جوان اور بوڑھے پر روح القدوس کو انڈیل۔ فضل عنایت کر کہ لوگ اس برس شراب نوشی سے، لالچ سے، گھمنڈ سے، رسمی زندگی سے، حرام کاری سے، ناشکرے پن سے، ماں باپ کی نافرمانی سے، اور خدا کی نافرمانی سے بالکل باز آئیں اور وہ زیادہ سے زیادہ بائبل مقدس کو پڑھیں، اس پر غور کریں، دعا میں ٹھہریں اور پاکیزہ زندگی بسر کریں۔ ہم سب کو فضل عنایت کر کہ ہم اپنی جانوں کے ساتھ دوسروں کی زندگیوں کی بھی فکر کریں۔ ہم سب ایماندار ایک دوسرے کی فکر کرنے والے ہو جائیں۔ ہم سب کو توفیق عنایت کر کہ ایک دوسرے کی شفاعت کرنے والے بن جائیں۔ اس برس میں یہ فضل عنایت کر کہ ہم پہلے سے زیادہ ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے بنیں نا کہ ایک دوسرے پر الزام لگانے والے۔ ہم ایک دوسرے کا سہارا بننے والے ہوں نہ کہ ایک دوسرے کو گرانے والے ایک دوسرے کو معاف کرنے والے ہوں نہ کہ ایک دوسرے کو مجرم ٹھہرانے والے۔ ایک دوسرے کا بھلا کرنے والے ہوں نہ کہ برائی کرنے والے۔ ایک دوسرے کا ساتھ دینے والے ہوں نا کہ ایک دوسرے کی مخالفت کرنے والے۔ اے پر فضل خداوند ہمارے گناہوں کے مطابق ہم سے سلوک نہ کر۔ ہم بڑی شرمساری اور شرمندگی سے اقرار کرتے ہیں کہ ہم گناہ گار، گھمنڈی اور بڑی ناشکری قوم ہیں۔ مگر تو اپنی کثیر رحمتوں کے مطابق ہم کو معاف فرما۔ ہم پر روح القدوس کو کثرت سے انڈیل۔ ہمیں خدا سے ڈرنے اور اس سے محبت رکھنے والی قوم بنا۔ ہمیں اپنی راستبازی عنایت کر کہ ہم راستبازی کے کام کرنے والے ہوں۔ اپنے چہرے کو نور ہم پر جلوہ گر فرما اور ہم پر مہربان ہو اور اپنی سلامتی کثرت سے عطا کر۔ مانگتے ہیں تیرے بیٹے یسوع مسیح ہمارے خداوند کے نام سے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سب کچھ دعا کے وسیلے

Everything By Prayer

دعا مانگنا سب سے بڑا اور مقدس کام ہے مگر یہ خدمت دنیا میں سب سے زیادہ نظر انداز کی جاتی ہے۔ شفاعتی دعاؤں کی کمی کی وجہ سے ہم خدا کے عظیم کاموں کا تجربہ بہت کم کرتے ہیں۔ ہماری نسل اور ہمارے دور کو ابھی دعا کو باقاعدہ خدمت گزاری کی صورت میں دیکھنا ابھی باقی ہے اور خدا کو اس کے کلام کے مطابق کام کرتے دیکھنا ابھی باقی ہے۔ ہمارا خیال یہ ہوتا ہے کہ،'' آیئے دعا مانگیں اور پھر کام کریں۔'' لیکن حقیقت یہ ہے کہ دعا ہی ہمارا اصل کام ہے۔ ہم اکثر سوچتے ہیں کہ دعا وہ کام ہے جو ہماری تمام مصروفیات سے پہلے یا بعد میں کیا جاتا ہے۔ مگر خدا کا کام ہی ہماری دعا سے جڑا ہوتا ہے اور ہماری دعا کے ساتھ ساتھ ہوتا ہے۔ یہ ہر مسیحی اور خدا کے خادم پر نئے مکاشفات کھولے گا جب وہ خدا کے کلام پر دعائیہ روح سے ایمان رکھنا شروع کرتا ہے۔ مسیح خداوند کی طرح اور اس کے ساتھ ہم دعا میں ہی حقیقی محنت کرتے ہیں۔ خداوند یسوع آنسو بہا بہا کر، آہیں بھر بھر کر اور پسینہ بہا بہا کر دعا میں محنت کرتا تھا۔ دعا ہماری بھی اصل خدمت ہے جیسے کہ مسیح خداوند کی خدمت تھی۔ اور جی ہاں، خداوند یسوع کی آسمان پر جانے کے بعد سب سے عظیم خدمت ابھی بھی دعا مانگنا ہی ہے، ''وہ شفاعت کے ہمیشہ زندہ ہے۔'' (عبرانیوں 25:7)۔ خداوند کے کام دعا کے وسیلہ ہی تکمیل کئے جاتے ہیں۔ وہ اپنی روح کے وسیلہ ہمارے اندر بھی شفاعت کرتا ہے۔ اور ہمیں بھی تحریک دیتا ہے۔ کہ ہم بھی دعا مانگیں اور اس کی عظیم تحریک ہی ہماری حقیقی اور عظیم دعا بنتی ہے۔ ہمیں صرف اس کی دعا کی نقل ہی نہیں کرنی بلکہ اس میں شامل ہونا، اس کو قبول کرنا اور اس کو موقع دینا ہے کہ وہ ہم میں شامل ہو جائے۔ اس طرح ہم اس کے کاموں میں شریک ہوتے ہیں کیونکہ ہم، ''خدا کے ساتھ کام کرنے والے ہیں۔'' (۱۔کرنتھیوں 9:3) اس طرح ہم سیکھتے ہیں کہ خدا کے ساتھ کیسے کام کرنا ہے نہ کہ خدا کے لیے کام کرنا ہے کیونکہ اب ہم غلام نہیں رہے بلکہ بیٹے ہیں۔ جب ہم دعا مانگتے ہیں تو خداوند یسوع ہمیں اپنے کاموں میں آگے بڑھاتا ہے جو دعاؤں کے جواب کی صورت ہے کیونکہ ہمارا اصل کام دعا ہی ہے۔ خدا کی بادشاہی میں وہی خدمت کرتے ہیں جو اپنے بادشاہ یسوع کی سی خدمت اپناتے ہیں۔ جن کو مسیح بادشاہ نے فتح کر لیا ہے وہی اس کی بادشاہی کے لئے فتح کرتے ہیں۔ اور جو مسیح کی راہنمائی میں چلتے ہیں وہی دوسروں کی راہنمائی کرتے ہیں۔

جب ہم خداوند کے ساتھ کام کرتے اور اس کے ساتھ دعا مانگتے ہیں تو پھر ہم خدا کے کاموں کو دیکھیں گے۔ "راستباز کی دعا کے اثر سے بہت کچھ ہوسکتا ہے۔" (یعقوب16:5) خدا کے ساتھ دعا سب کچھ نہیں ہے مگر سب کچھ دعا کے وسیلہ ہے۔ جب ہم جانتے ہیں کہ خدا سے بات چیت دعا ہے تو ہم سمجھنے لگتے ہیں کہ ہماری خدا کے ساتھ کسی بھی وقت اور کسی بھی طرح سے بات ہوسکتی ہے یعنی دعا ہوسکتی ہے تو پھر ہم کس بات کے منتظر ہیں۔

دعا خدا کی مرضی پوری کرتی ہے

کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ ''خدا جب کوئی بھی کام کرنا چاہتا ہے تو پہلے اپنے لوگوں کو دعا کے لیے تیار کرتا ہے۔'' اور جب ہم دعا کرتے ہیں تو خدا کام کرتا ہے۔ دعا کی پہنچ سے کوئی چیز دور نہیں ماسوائے جو خدا کی مرضی کے مطابق نہ ہو۔ "تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو۔" (لوقا2:11) "اگر میری باتیں تم میں قائم رہیں تو جو چاہو مانگو وہ تمہارے لیے ہوجائے گا۔" (یوحنا7:15) "کیونکہ جو تم میں نیت اور عمل دونوں کو اپنے نیک ارادہ کو انجام دینے کے لیے پیدا کرتا ہے وہ خدا ہے۔" (فلپیوں13:2)۔

بائبل مقدس میں خدا نے اپنی مرضی ظاہر کی ہے اور دعا کے ذریعے اس کو پورا کرتا ہے۔

''خداوند ہمیں دعا کرنا سکھا''

ہم مسیح کے ساتھ کب سے وابستہ ہیں؟ ہم کس حد تک پروان چڑھے ہیں؟ ہماری ترقی کس حد تک ہوئی ہے؟ مسیح میں ہمارا قد کہاں تک ہے؟ ہماری مسیحی بلوغت کیسی ہے؟ ان سب باتوں کا انحصار ہماری دعائیہ زندگی پر ہوتا ہے۔ ہماری حقیقی شاگردیت دعا کے میدان میں ہوتی ہے۔ وہ ہمارے خداوند نے ہمارے لیے ایسا مکتب مقرر کیا ہے جہاں ہمارے تمام معاملات اور نظم وضبط تحریر کیے جاتے ہیں۔ جب تک ہم دعا میں نہیں بڑھتے تب تک مسیح میں نہیں بڑھ رہے ہوتے۔ مسیحیوں کی زندگی دعا ہے۔ ہمیں دعائیہ زندگی کے بارے آپس میں گفتگو کرتے رہنا چاہیے۔ ہماری روحانی ترقی کا معیار دعا ہے۔ ہماری روحانی قوت کا پیمانہ بھی دعا ہے۔ شیطان ہماری قوت پر حملہ آور نہیں ہوتا بلکہ ہماری دعائیہ زندگی پر حملہ کرتا ہے۔ شاگردوں نے بھی آہستہ آہستہ سیکھا کہ خداوند یسوع کی کامیاب خدمت کا راز اس کی بہت زیادہ دعا میں ہے۔ اور انہوں نے یہ بھی دریافت کیا کہ خداوند کی سب سے بڑی خواہش بھی یہ ہے کہ اس کے شاگرد بھی اس کی مانند دعا میں ٹھہرنا سیکھیں اور اس کے لیے اس نے کئی وعدے،

کئی اصول، کئی تمثیلیں اور سب سے بڑھ کر اپنی زبردست عملی زندگی سے دعا کا طریقہ سکھایا۔ جب خداوند آسمان پر جانے والا تھا تو شاگردوں نے کم از کم دعا مانگنا ضرور سیکھ لیا تھا۔ اب خداوند آسمان پر جا سکتا تھا کیونکہ انہوں نے اس کی خواہش کو اپنا لیا تھا اور اس کے کلام کو دل میں بسا کر ایمان بنا لیا تھا اور اب خداوند ان پر بھروسہ کر سکتا تھا۔ انہوں نے گریجویشن کر لیا تھا ہم اس کا مظاہرہ اعمال کی کتاب میں دیکھ سکتے ہیں کہ انہوں نے بہت سا وقت بار بار دعا میں گزارا۔ سب کچھ دعا کے وسیلے ہوگا اور ہماری زندگی معجزات کا مظہر بن جاتی ہے۔ کیونکہ اس نے یہ چاہا کہ، ''سب کچھ دعا اور منت اور شکر گزاری کے وسیلہ۔'' حاصل کیا جائے اور سارا جلال خداوند کو ملے۔ "خداوند ہمیں دعا کرتا سیکھا۔" (لوقا 1:11) ہمیں کہاں کہاں دعا مانگنے کی ضرورت ہے؟

معاف کرنا کوئی جذباتی معاملہ نہیں بلکہ یہ ہماری مرضی اور چناؤ پر مُنحصر ہے۔ جیسے ایک دکاندار اپنے بہی کھاتے سے سارا قرض کاٹ سکتا ہے ویسے ہی آپ بھی ہر قرض جو دوسروں کے نام پر آپ نے سنبھال رکھا ہے اسے معاف کر سکتے ہیں۔۔ چاہے آپ کے دماغ میں جیسے مرضی خیالات آ رہے ہوں۔

توبہ کرو کیونکہ خدا کی بادشاہی نزدیک آ گئی

Repent - The Kingdom of God is At Hand

خداوند یسوع کی منادی کا جوہر جو اس نے خدا کا بیٹا ہونے کے ناطے ہم تک پہنچایا وہ کیا تھا؟ اس کے منہ سے پہلا لفظ جو ہمارے لیے نکلا وہ تھا "توبہ کرو" (متی 17:4) اور یہ خدا باپ کی دلی خواہش تھی جو خداوند یسوع کے الفاظ بن کر ہم تک پہنچی اور یہ ہی خداوند یسوع کی منادی کا جوہر اور مرکز تھا۔ خداوند یسوع اس دنیا میں خاص مقصد لے کر آئے تھے اور جب میں دنیا کا سفر کرتا ہوں تو یہ خاص بات توجہ کا مرکز بنتی ہے کہ خدا کے لوگوں کے درمیان توبہ کی منادی کی شدید کمی ہے اور یوں لوگ بری طرح گناہ میں گرے ہوئے ہیں بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ گناہوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ پھر بھی لوگ چلا چلا کر بیداری کے لیے پکارتے ہیں اور خدا یقیناً یہ کہتا ہے کہ

"نہیں، نہیں! تم سب گناہ سے بھرے ہوئے ہو۔ تم یہ جان رکھو کہ میرا ہاتھ چھوٹا نہیں ہو گیا جو بچا نہ سکے اور میرا کان بھاری نہیں جو سن نہ سکے مگر تمہاری بدکاری یعنی گناہ میرے اور تمہارے درمیان آ گیا ہے کہ میں

تمہاری نہیں سنتا۔" (پڑھیے یسعیاہ 1:59) کیا خدا کے کہنے کا یہ مطلب نہیں کہ اگر تم گناہ اپنے میں چھپا رکھو گے اور گناہ ہی کرتے رہو گے تو خداوند تمہاری کبھی نہ سنے گا؟ اس لیے پاسبانوں کو یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ مجھے لوگوں کو گناہوں سے آگاہ کرنا ہے جو ان کی زندگی میں ہے۔ کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ بیداری کے لیے دعا مانگنا توبہ کرنے کے برابر ہے۔ اور جب ہم خدا سے مانگیں گے کہ وہ اپنی قدرت آسمان پر چھوڑ کر نہیں آیا۔ مسئلہ میرے ساتھ نہیں۔ مسئلہ تمہارے ساتھ ہے۔ تمہیں پتہ نہیں کہ میری حضوری کو پہچانو۔ تم میرے ساتھ صحیح طریقے سے نہیں چل رہے۔ خدا کی تمام قدرت، الوہیت کی ساری معموری خدا کے بیٹے میں موجود ہے جو تمہاری کلیسیاء کا سر ہے۔ مسئلہ تمہارے ساتھ ہے کہ تم اس کو سمجھ نہیں پا رہے۔'' جی ہاں یقیناً ہم اس کی حضوری اور اس کی قدرت کو نہیں سمجھ رہے۔

''توبہ کرنا'' ایک مثبت بات ہے

اپنے لوگوں کے لیے خداوند یسوع کے دل کی پہلی آواز ''توبہ کرو'' ہے! یہ کسی طرح بھی منفی بات نہیں۔ یہ خدا کے دل کی وہ مثبت بات ہے جس کے ساتھ وہ کہتا ہے کہ، توبہ کرو، کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے۔'' دوسرے الفاظ میں اس کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ، ''توبہ کرو کیونکہ خدا کی تمام بادشاہی تمہاری زندگی میں ظاہر ہو۔'' دراصل حقیقی توبہ کا مطلب ہے کہ ہمیں احساس ہو جائے کہ ہم واقع غلط سمت میں جا رہے ہیں۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کی زندگی میں قوت کیوں نہیں؟ کیونکہ آپ غلط سمت میں جا رہے ہیں۔ روحانی اعتبار سے یہ ممکن ہے کہ آپ مسیح کے ساتھ چل رہے ہوں اور آپ خدا کی قدرت کا تجربہ نہ کریں۔ شاگردوں کو اپنا سب راہ چھوڑ کر یسوع کے ساتھ ساتھ چلنا پڑا تھا یعنی اپنی پرانی راہ چھوڑ کر یسوع کی راہ پر چلنا پڑا۔ کیا ایسا ہی نہیں ہوا تھا؟ پطرس اپنی کشتی پر رہ کر خدا کی زبردست حضوری کا تجربہ نہیں کر سکتا تھا۔ اسے یسوع کے ساتھ جانا ہی پڑا اور وہاں رہنا پڑا جہاں یسوع رہا۔ ہم میں سے بہت خدا کی حضوری اور قدرت کا تجربہ کیوں نہیں کر پا رہے واضح طور پر اس کا سبب یہ ہے کہ ہم اپنی مرضی کی راہ پر چلتے ہوئے خدا سے خودغرضانہ انداز میں کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ۔

صحائف کو سمجھنا

جب یسوع باپ کے پاس واپس جانے والا تھا تب اس نے انہیں آخری ہدایات دینے سے پہلے، "**اس نے ان کے ذہن کو کھولا کہ کتابِ مقدس کو سمجھیں۔**" (لوقا 45:24) کیا یہ آپ کی زندگی میں

وقوع پذیر ہو رہا ہے؟ کیا آپ خدا کے کلام میں اہم وقت گزار رہے ہیں کہ وہ آپ کے ذہن کو کھولے اور آپ خدا کے روبرو ہو سکیں؟ کیا آپ سمجھ رہے ہیں کہ خدا نے اپنے آپ کو کلام میں کیسے ظاہر کیا ہے؟ کیا آپ بائبل مقدس کے وسیلے خدا کو موقع دے رہے ہیں کہ وہ آپ کے دل و دماغ کو چھوئے؟ خداوند یسوع نے جب جان لیا کہ وہ اپنے لوگوں کو خدا باپ کے عظیم عالمی کام کے لیے تیار کرنے کو ہے تو پہلے ان کا ذہن کھولنا ہوگا کہ بائبل مقدس کو سمجھیں۔ تا کہ وہ خدا کے مقصد اور طریقہ کار کو سمجھ سکیں جیسا خدا نے ظاہر کیا ہے۔ کیونکہ بہت سے مسیحی آج کل اس پر زیادہ کام کرتے ہیں جس کو میں بشارتی مسیحی انسانیت کہتا ہوں۔ یعنی جب بشارتی مسیحی اپنے دل اور اپنے ذہن کا استعمال کرتے ہیں مگر صحائفِ مقدس کا نہیں۔ دنیا کو ہماری بہترین سوچ کی ضرورت نہیں؛ بلکہ خدا کی نازل کردہ سوچ کی ضرورت ہے۔

خداوند یسوع نے یہی کیا: **"اس نے ان کے ذہن کو کھولا کہ کتابِ مقدس کو سمجھیں۔ پھر ان سے کہا، یوں لکھا ہے کہ مسیح دکھ اٹھائے گا اور تیسرے دن مُردوں میں سے جی اٹھے گا۔"** (لوقا 24:45-46) مسیح خداوند اپنی زندگی میرے وسیلہ بسر کر رہا ہے تو پھر میری زندگی میں کچھ ایسا نظر آئے گا جیسے پَولُس رسول نے کہا، ''میں مسیح کے ساتھ مصلوب ہوا ہوں۔'' اور ساتھ یہ بھی کہا کہ، ''پس اب میں زندہ نہ رہا۔'' کیا مسیح مر گیا؟ کیا وہ مُردوں میں سے جی اٹھا؟ کیا آپ مر گئے؟ کی جی اٹھے مسیح کی زندگی آپ کی زندگی سے ظاہر ہو رہی ہے؟ کیا آپ کی زندگی میں خدا کی وہ قدرت ظاہر ہوئی جو صلیب پر ظاہر ہوئی تھی کہ آپ کو گناہ پر فتح دلوا سکے؟ اگر آپ کی زندگی میں جی اٹھے مسیح کی قدرت کام نہیں کر رہی تا کہ آپ کو گناہ کے زور پر فتح دلوا سکے تو پھر گناہ جیت چکا ہے۔ مگر مسیح تو مُردوں میں سے جی اٹھا تھا اور اس کے جی اٹھنے کی قدرت بھی جاری ہو چکی ہے۔ اور وہی قدرت ہر اس فردِ کو ملتی ہے جو ایمان لاتا ہے۔ (افسیوں 1:18-21)۔ کیا آپ بھی وہی قدرت اپنی زندگی میں تجربہ کر رہے ہیں؟ اگر آپ مسیح کے ساتھ پیوستہ ہو چکے ہیں تو پھر آپ بھی وہی تجربہ کریں گے جو مسیح نے کیا۔ ہمارے معاشرے کے ہر طبقے میں اگر آپ توبہ کا زبردست پیغام لوگوں کو سناتے ہیں تو وہ آپ سے ناراض ہو سکتے ہیں۔ وہ ایسا پیغام سننا پسند نہیں کرتے۔ وہ سننا چاہتے ہیں کہ خدا کی پوری بادشاہی ان کو برکت دینے کے لیے منتظر کھڑی ہے۔ مگر خدا کی بادشاہی کا دروازہ صرف توبہ سے ہی کھلتا ہے۔ آپ کو اپنی زندگی توبہ کے مطابق ڈھالنی پڑتی ہے۔ کیونکہ میری اور آپ کی

زندگی میں سے گناہ کو ہی نکالنا چاہتا ہے اور جب ہم توبہ کر لیتے ہیں تو وہ ہماری زندگی سے گناہ کو نکالتا چلا جاتا ہے۔ مسیح کے صلیب پر مرنے کا اصل سبب بھی تو یہی ہے۔

توبہ اور بیداری

بیداری کا مطلب ہے خدا کی معموری اس کے لوگوں میں نظر آنا شروع ہو جائے۔ کیونکہ وہ اپنی زندگی کی موجودہ صورتحال سے توبہ کرتے ہوئے خدا کی مرضی کے مطابق اپنی زندگی کو گزارنا شروع کر دیتے ہیں۔ جب آپ خدا کے ساتھ صلح کر لیتے ہیں یعنی آپ توبہ کر لیتے ہیں تو آپ خدا کی قدرت اور زبردست حضوری کا تجربہ اپنی زندگی میں کرتے ہیں۔ خدا سے اس وقت تک یہ مت کہیں کہ اپنی قدرت سے آپ کو معمور کرے جب تک آپ خدا سے یہ نہیں کہتے کہ آپ کو صاف کرے اور پاک کر کے ایسا شخص نہ بنا دے جو دوسرے کے لیے نمونہ بن سکے۔ اگر آپ اپنی زندگی میں خدا کی قدرت کو کام کرتے ہوئے نہیں دیکھتے تو پھر کچھ ایسا آپ کی زندگی میں ہے جو خدا کی قدرت کو آپ کی زندگی میں اور زندگی سے بہنے سے روک رہا ہے تو پھر خدا سے کہیے کہ وہ آپ کو اس سے چھڑانے اور آزادی دے۔ کیا آپ کا دل؟ آپ کا دماغ؟ یا آپ کے کام ایسے ہیں جو خدا کی پاکیزگی کو آپ کی زندگی میں داخل ہونے سے روکے ہوئے ہیں؟ خدا آپ کو توفیق دے گا کہ آپ اپنی زندگی کے ہر پہلو یا سوچ اور حصے کو پاک وصاف کریں۔

توبہ کرنے کا اصل مقصد یہ ہے کہ خدا سے مانگا جائے کہ ''خداوند مجھے اپنے ساتھ چلنے میں بے پرواہ یا لاپرواہ نہ ہونے دے۔ اور مجھے اپنی حضوری اور قدرت کے بغیر نہ رہنے دے جو چیز بھی ایسا ہونے سے روک رہی ہے خداوند مجھ پر ظاہر فرما۔ تو میں فوری طور پر اس سے توبہ کروں گا۔''

ہم میں سے زیادہ تر افراد صرف ایک دعا کی وجہ سے پورے طور پر خدا کی قدرت میں استعمال نہیں ہو پا رہے ہوتے۔ کسی نہ کسی طرح ہم اس سادہ دعا سے ہچکچا رہے ہوتے ہیں۔ ''خداوند میں اپنا سب کچھ تیرے حوالے کرتا ہوں۔'' آپ میں سے کچھ یہ کہہ رہے ہوں گے، ''میں اس حالت میں نہیں رہنا چاہتا جہاں میں ہوں۔ میں خدا کے ساتھ رشتے میں مزید آگے بڑھوں گا بالکل نئے درجے تک پہنچوں گا۔ میں خدا سے نئی تازگی چاہتا ہوں'' خداوند یسوع تو نے اس دور کے لوگوں سے پکار کر کہا میرے پیچھے ہولو، اور چند ہی سالوں میں جتنوں نے تیری بات مان لی انہوں نے خدا کی پوری بادشاہی کو اپنی زندگی سے کام کرتے دیکھا اور پوری رومی سلطنت کا تختہ ہی پلٹ گیا۔ تو نے اپنے پیغام کو پیچیدہ نہیں کیا بلکہ سادگی سے

صرف یہ فرمایا، ''کیا تم میرے ساتھ چلو گے؟'' اور شاگرد جو صرف مچھیرے تھے فوری طور پر تیرے پیچھے ہو لیے اور اپنی زندگی میں پہلی بار انہوں نے خدا کی بادشاہی کو کام کرتے دیکھا کہ وہ اگر اندھوں کی آنکھیں کھولتی ہے، کوڑھیوں اور ہر طرح کے بیماروں کو شفا دے رہی ہے اور طوفانوں کو تھما رہی ہے۔

اے خدا، ہم بھی تیرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں، اس کے لیے ہم تیری طرف رجوع لاتے ہیں تا کہ کثرت سے بڑھنے والا مسیح ہم میں بڑھتا جائے تا کہ ثابت ہو کہ ہم نے تجھے سنا اور تجھے کام کرتے دیکھا ہے اور ہم تیری طرف لوٹ آئے ہیں۔ تو نے ہم پر ظاہر کیا ہے کہ ہم کس بات سے توبہ کریں اور پھر دنیا دیکھے گی کہ جب تو اپنے لوگوں کو بیدار کرتا ہے تو وہ بیداری کیسی ہوتی ہے اور پھر تو کھوئی ہوئی دنیا کو ہمارے پاس کھینچ لائے گا کہ وہ اپنے نجات دہندہ کو ہمارے وسیلہ دیکھ سکیں اور قبول بھی کر سکیں۔ کیونکہ تو چاہتا ہے کہ لوگ تیری بیٹے کو اپنا نجات دہندہ قبول کر سکیں۔ اس لیے ہم تیرے طلب گار ہیں۔ یہ دعا تیرے بیٹے ہمارے خداوند یسوع مسیح کے نام سے مانگتے ہیں۔ آمین

× × × × + × × × ××

کیا ہم بیداری کی قیمت ادا کرنے کے لیے تیار ہیں؟

Are We Ready To Pay the Price For Revival

جب ہم خدا کے کلام کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ نا قابل تصور لگتا ہے۔ کہ روح القدوس ایک دن کے لیے بھی اپنے کام کو موخر کر دے۔ ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ جہاں خدا کی معموری کی کمی ہوتی ہے وہاں انسان کے لیے ایمان اور فرمانبرداری کی کمی ہے۔ اگر آج روح القدوس یسوع مسیح کو اس شان سے جلال نہیں دے رہا۔ جیسا کہ یومِ پینتکُست پر دیا۔ تو قصوروار ہم خود ہیں۔ آخر کار بیداری کیا ہے۔ یہی کہ روح القدس مکمل طور پر ایک سپرد شدہ زندگی کو قابو میں لے۔ جب انسان خود کو جھکا دے تو بیداری ممکن ہے۔ صرف ایک گناہ ہمیں بیداری سے دور رکھتا ہے۔ لیکن کیا ہم اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کیا ہم دینے والے خدا کو اور اس کے تحفے (روح القدس) کی مدد کرتے ہیں۔ کیا ہم روح کی بیداری کی قیمت چکانے کو تیار ہیں۔

دعا کے ذریعے تیاری

مثال کے طور پر دعا کیجئے۔ بیداری کی تاریخ واضح طور پر دکھاتی ہے۔ کہ روح کی ہر تحریک دعا سے شروع ہوتی ہے۔ یہ درست نہیں ہے کہ ہم وہیں پر کمزور پڑ جاتے

ہیں۔ جب قربانی دینے کا وقت آتا ہے۔ بائبل ہمیں زیادہ تفصیل سے نہیں بتاتی۔ کہ یروشلم کے اس بالا خانے میں کیا ہوتا رہا۔ ہمارے خداوند کے آسمان پر اٹھائے جانے اور پینتیکُست کے درمیان۔ مگر ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ شاگردوں کے اس چھوٹے سے گروہ نے ہر لمحہ جو دعا سے ہٹ کر گزارتے ضائع کر دیتے ہیں۔ ان کے اندر سے بہت سی رکاوٹوں کو دور کر دیتا تھا۔ اور بہت سی رکاوٹوں سے نجات دیتی تھیں۔ اور بہت سا میل چلانا تھا۔ یوم پینتیکُست نے سب بہتر انداز میں ظاہر کیا کہ اس نے بالا خانے میں کیا کچھ ہوا تھا۔

ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ دعا کا نزول دعا کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ مقدس لوقا ہمیں بتاتے ہیں۔ (اعمال4:31) جب وہ دعا کر چکے تو جس مکان میں جمع تھے وہ ہل گیا اور وہ سب روح القدس سے بھر گئے۔ اور خدا کا کلام دلیری سے سناتے رہے۔ اصلاح کلیسیا کے دور میں بڑی روحانی دعا کا نتیجہ تھیں۔ لوتھر کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ جو کچھ خدا سے مانگتا مل جاتا تھا۔

اسکاٹ لینڈ کی ملکہ میری کو جان ناکس کی دعاؤں سے انگلستان کی افواج سے زیادہ خوف تھا۔ یہ بہترین روحانی تحریک جس نے 1727 میں ہیرن ہوٹ میں موراویز کے درمیان اختلاف کو ختم کیا۔ اور انہیں دو صدیوں کی سب سے بڑی خوشخبری سنانے والی تحریک میں تبدیل کر دیا۔ جو دعا سے شروع ہوگی۔

بشپ ہاسے لکھتے ہیں۔ کیا کلیسیا کی پوری تاریخ میں ایسا ہوا؟ ایسی حیران کن دعائیہ عبادات جو 1727 میں ہیرن ہوٹ نے شروع ہوئی۔ اور سو سال تک جاری رہی۔ یہ ایک منفرد واقعہ ہے۔ اسے ہر گھنٹے کی شفاعت کہا جاتا ہے۔ اس کا مطلب تھا۔ بھائیوں اور بہنوں کی مسلسل دعا کے ذریعے خدا سے اس کی کلیسیا کے تمام کاموں اور ضروریات کے لیے بلا ناغہ دعا کی جاتی رہی۔

اس قسم کی دعا ہمیشہ عمل کی طرف لی جاتی ہے۔ اس معاملے میں اس نے دوسری قوموں تک مسیح کی نجات پہنچانے کی شدید خواہش کو بھڑکایا۔

یہ جدید بیرونی ملکی مشنوں کے آغاز کا سبب بنی۔ اس چھوٹے سے علاقے سے پچیس سالوں میں ایک سو سے زائد مشنری نکلے۔ ہم کہیں اور اس جیسی کوئی مثال تلاش کریں تو وہ بے سود ہوگی۔ آج کے دور میں وجہ کوئی بھی ہو جو ردوین تحریک جیسی تحریک کیوں نہیں ہوسکتی؟

یہ نہیں ہوسکتا۔ کہ خدا کا ابدی روح کمزور ہوگیا۔ یقیناً ہم بھروسہ کر سکتے ہیں کہ برکت ہمارا انتظار کر رہی ہے۔ اگر صرف ہم گھٹنے ٹیک کر اس سے مانگیں شاہد ویزلی تحریک کا سب سے نمایاں پہلو دعا پر دیا گیا زور تھا۔

ان کے قائدین کی معمول کی مشق تھی کہ وہ صبح چار سے پانچ بجے تک اور شام پانچ سے چھ بجے تک دعا کی جاتی تھی۔ مگر عظیم لوگ جیسے ولیم براحول آدھی رات بھی دعا میں گزارتے اور پھر کسی علاقے میں آگ کی لپیٹ کی مانند گزرتے۔

فنی (Finney) اپنی مضبوط منطق سے زیادہ نیش (Nash) اور کلاری (Clary) دعاؤں پر انحصار کرتا تھا۔ تاکہ روح القدس کی بیداری آئے۔ آج ہم چرچ کی رادیکی حالت کے اتنے عدی ہو چکے ہیں کہ فنی کے دور میں دعا کا غالب اثر ہمیں حیران کر دیتا ہے۔

آپ ذرا غور کریں کہ چالیس پادری اور مشنری صرف ایک بیداری کے دوران روچسپڑ ہائی اسکول میں دعا کے نتیجے میں خدا کے کھیت میں بھیجے گئے۔ 1857ء تک فنی (Finney) ہر ہفتے پچاس ہزار لوگوں کو خدا کی طرف مائل ہوتے دیکھ رہا تھا کئی شہروں میں کوئی عمارت اتنی بڑی نہ تھی۔ کہ دعائیہ عبادتیں رکھ سکے۔ اسی وقت فلٹن اسٹریٹ کی عائیہ عبادت ایک چرچ کے کمرے میں شروع ہوئی اور چند ہفتوں میں ہی اسکی گنجائش کم پڑ گئی۔ پوری عمارت کو بہت حد تک بھر دیا گیا۔ اور یہ پھیلاؤ قریب کی کلیسیاؤں تک بھی پہنچ گیا۔ 1850ء میں حسڑ سیر چن نے اپنی برطی جماعت کو جمع کیا اور کہا۔ خدا کا روح اب امریکہ میں بہت سے لوگوں کو بچا رہا ہے۔ چونکہ خدا کسی کا طرف دار نہیں ہم دعا کرتے رہے گے۔ جب تک وہ ہماری سرزمین پر بھی ویسی ہی برکتوں کی بارش نہ بھیجے۔ اور 1859ء کی زبردست بیداری اسی کا جواب تھی۔

کہا جاتا ہے کہ مسٹر موڈی اس وقت تک کسی مشن کی دعوت قبول نہ کرتے جب تک انہیں یہ یقین نہ ہوتا کہ راستہ دعا کے ذریعے ہموار کیا گیا ہے۔ ویلز کے جنوب میں بیداری سے پہلے تین سو اضافی دعائیہ گروپ قائم کئے گئے۔ درحقیت ویلز ایک عظیم دعائیہ عبادت کی مانند بن گیا تھا۔

نتیجہ کیا نکلا صرف دو ماہ میں ستر ہزار لوگ خدا کی طرف رجوع لائے۔ کلکتہ میں 1902ء میں فاصید ہلز مشن کی دو خاتون مبلغات نے ڈاکٹر ٹوری (مرحوم) کا دعا پر خطاب سنا۔ وہ اس قدر متاثر ہوئیں کہ جب وہ اپنے لوگوں میں واپس کی گئی تو ان کا واحد پیغام (دعا) تھا۔

اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ 1905ء کے موسم بہار تک ہر جگہ خاصے لوگ دعا کر رہے تھے۔ ظاہر ہے بیداری ناگزیر تھی۔ چند مہینوں میں بھارت کے اس ایک حصے میں کلیسیاں میں آٹھ ہزار لوگ شام ہو گئے۔ یہ پر اثر ایمان سے بھرپور تھی۔ جس کا 1907 کی بیداری سے گہرا تعلق تھا۔ جب پچاس ہزار کو رہائی ملی تو لوگ مسیح کے پاس آئے۔ ہم بھی اس بات پر قائل ہیں۔ کہ چین میں خدا کے روح کی جتنی بھی تو چکیں ہمارے تجربے میں آئی ہیں۔ وہ

سب دعا سے وابستہ تھیں۔ ایک متاثر کن سلسلہ ملاقات کے بعد ایک مشنری نے مجھ سے کہا۔ جب خدا نے ہماری تھوڑی سے دعا کے ذریعے اتنا کچھ دیا تو اگر ہم ویسے دعا کرتے جیسے ہمیں کرنی چاہیے تو وہ کیا کچھ نہ کرتا۔ ایک بہت بڑے مبشر سے پوچھا گیا۔ بیداری کا راز کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کوئی راز نہیں، بیداری ہمیشہ دعا کے جواب میں آتی ہے۔

خدا کے وعدوں پر ایمان لاکر اور انہیں مانگ کر تیری کرنا۔ ہ پر یہ بات بھی واضح کرنا چاہیے ہیں کہ ہم کی زبردست پوری دنیا کو گھیرنے والی روح القدس کی بیداری کی امید نہیں رکھ سکتے۔ جب تک کہ پہلے واپس بائبل کے مصنف (خدا) کی بے ادبی ہو رہی تھی۔ کیونکہ اس کے کلام پر شک کیا جا رہا تھا۔ یقیناً یہ اس کے لیے بہت گہرے دکھ کا باعث ہوگا کہ وہ کتاب جو اکیلی خداوند یسوع مسیح کی گواہی دیتی ہے۔ لوگوں کی طرف سے کم اہم سمجھی جا رہی ہے۔ جب تک بائبل ہمارے لیے سچ مچ خدا کا کلام نہ ہو۔ ہماری دعا میں صرف مذاق بن کر رہ جائیں گی۔ کبھی بھی بیداری نہیں آئے گی۔ جب تک وہاں کے مسیحی مرد اور عورت خدا کے وعدوں پر مکمل ایمان لاکر اور دل و جان سے مانگتے نہیں۔ روح کی تلوار جو خدا کا کلام ہے۔ وہ واحد ہتھیار ہے جو بیداری میں ہمیشہ طاقت سے استعمال ہوا ہے۔ (افسیوں 17:6) جہاں اسے اسکی اصل حیثیت میں قبول کیا گیا۔ (یرمیاہ 29:23)

جب لوتھر نے صحیفوں کا ترجمہ جرمن میں کیا تو وہ ملک روم سے چھین گیا۔ حودی کے پاس اسکولوں کی تعلیم نہیں تھی۔ لیکن وہ اپنی بائبل کو جانتا تھا۔ اور یہ یقینی ہے کہ دنیا نے بھی اس کے برابر جانوں کے رسول کو نہیں جانا۔

ٹورنٹو میں میرے طالب علمی کے دنوں میں جیلوں اور کچی آبادیوں میں میرا واحد ہتھیار بائبل تھی۔ چین میں، میں نے اکثر ایک ہفتے میں پنتیس 35 سے چالیس تقاریر کی ہیں۔ اور تقریباً سبھی بائبل کی مشقیں تھیں۔ درحقیقت میں پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اکتالیس برسوں میں جو میں غیر ملکی میدان میں رہا۔ میں نے کبھی بھی کسی چینی لوگوں سے بغیر کھلی بائبل کے کلام نہیں کیا۔ جس سے میں کہہ سکتا ہوں۔ خداوند یوں فرماتا ہے۔ میں ہمیشہ یہ بات کہتا ہوں کہ کلام کی سادہ منادی لوگوں کو مسیح کے پاس لائی ہے۔ اس نے مجھے آج تک کبھی مایوس نہیں کیا۔

ایک چینی پادری جو کہ سب سے زیادہ وقف شدہ لوگوں میں سے ایک تھا۔ جن سے میں ملا۔ پہلی انجیل کی تقریر سے نجات پا گیا۔ جو اس نے مجھ سے سنی۔ جب میں ستر برس کی عمر کو پہنچا تو میرا سب سے بڑا افسوس یہ تھا کہ میں نے بائبل کے مطالعہ کو زیادہ وقت نہیں دیا۔ پھر بھی انیس سال سے کم عرصے میں میں نے چینی زبان میں نئے عہدنامے کو پچیس بار پڑھ لیا تھا۔ ۔۔ جاری ہے۔۔۔